الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے افضل الخلق وسید

المرسلین ہونیکی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ

احادیث سے تحقیق میں بے مثیل رسالہ بے نظیر عجالہ مسمّٰی بنامِ تاریخی

تجلّی الیقین بانّ نبیّنا سیّد المرسلین

تصنیفِ لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیٰحضرت پیشوائے

اہل سنت مجددِ مأتہ حاضرہ مؤیدِ ملتِ طاہرہ جناب مولٰنا

مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ

باہتمام حضرت حامی سنت ماحی بدعت مولانا الحاج مفتی ابو البرکات
سید احمد صاحب مدظلہ العالی ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف
پاکستان اندرون دہلی دروازہ نفع بخش عام ہوا

تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از مونگیر لعل دروازہ معرفت حضرت مرزا غلام قادر بیگ
غرہ شوال ۱۳۰۵ھ

حضرت اقدس دام ظلہم!

یہاں، وہابیہ نے ایک تازہ شگوفہ اظہار کیا، کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا۔ ہر چند کہا گیا کہ مسئلہ واضح ہے مسلمانوں کا ہر بچہ جانتا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی۔ قرآن و حدیث میں دلیل نہ پائی۔ لہٰذا مسئلہ حاضر خدمت والا ہے۔ امید کہ بہ ثبوتِ آیات و احادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں۔ فقط

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِہَ الْمُشْرِكُوْنَ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وَاِلٰی اَقْوَامِهِمْ خَاصَّۃً اُرْسِلَ الْمُرْسَلُوْنَ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ نَبِیَّنَا رَحْمَۃً

ترجمہ: سب خوبیاں اُسے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے اور پڑے بُرا مانیں مشرک۔ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر قرآن اُتارا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ اور سب رسول خاص اپنی ہی قوموں کی طرف بھیجے گئے۔ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہاں کیلئے رحمت ۵۱

لِلْعٰلَمِيْنَ فَاَدْخَلَ تَحْتَ ذَيْلِ رَحْمَتِهِ الْاَنْبِيَآءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰۤئِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَخَلْقَ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ وَجَعَلَهٗ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ فَنَسَخَ الْاَدْيَانَ وَلَا يُنْسَخُ
لَهٗ دِيْنٌ وَاَدْخَلَ فِىْ اُمَّتِهٖ جَمِيْعَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى
اِلَى السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اِلَى الْعَرْشِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
عَلٰى مَا يَرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى وَاِنَّ
اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى وَاِنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى يَوْمَ لَا يَجِدُوْنَ شَفِيْعًا
اِلَّا الْمُصْطَفٰى فَلَهُ الْفَضْلُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى وَالْغَايَةُ الْقُصْوٰى
وَالْوَسِيْلَةُ الْعُظْمٰى وَالشَّفَاعَةُ الْكُبْرٰى وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ وَالْحَوْضُ الْمَوْرُوْدُ

بھیجا۔ تو اُن کے دامنِ رحمت کے نیچے انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین اور تمام مخلوق الٰہی کو داخل فرمایا۔ اور اُن کو سب نبیوں کا خاتم کیا۔ تو انہوں نے اور دین منسوخ فرمائے۔ اور اُن کے دین کا کوئی حرف منسوخ نہ ہوگا۔ اللہ نے اُن کی اُمت میں تمام رسولوں کو داخل کیا جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے گیا مسجد اقصےٰ تک بلند آسمانوں تک عرشِ اعلےٰ تک۔ پھر نزدیک ہوا تو نزول کی تجلی فرمائی۔ تو دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا پس اپنے بندے کو وحی کی جو وحی کی دل نے جو دیکھا اُس میں شک نہ کیا۔ تو کیا تم اُن کے دیدار میں جھگڑتے ہو۔ اور قسم ہے بیشک انہوں نے اسے دوبارہ دیکھا۔ آنکھ بیجا نہ چلی۔ اور نہ حد سے بڑھی۔ اور بیشک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔ اور بیشک اُسے سب کو دوبارہ پیدا کرنا ضرور ہے۔ جس دن کوئی شفیع نہ پائیں گے سوائے مصطفےٰ کے تو دنیا اور آخرت میں انہیں کیلئے فضیلت ہے اور سب پرے سرے کی نہایت اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے اعظم شفاعت اور وہ مقام جس میں سب اگلے پچھلے اُن کی حمد کرینگے۔ اور وہ حوض جس پر تشنگان اُمت آکر سیراب ہونگے۔

وَمَا لَا يُحْصٰى مِنَ الصِّفَاتِ الْعُلٰى وَالدَّرَجَاتِ الْعُلْيَا فَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَكُلٍّ مُّنْتَمٍ اِلَيْهِ دَائِمًا اَبَدًا كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى هُوَ وَرَبُّهُ الْعَلِىُّ الْاَعْلٰى ۝ حضور محمد نور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا افضل المرسلین وسید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی یقینی اذعانی اجماعی ایقانی مسئلہ ہے۔ جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین والعیاذ باللہ رب العٰلمین کلمہ پڑھکر اس میں شک عجیب ہے۔ آج نہ کھلا تو کل قریب ہے۔ جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے۔ سارے مجمع کا دولہا حضور کو بنائیں گے۔ انبیائے جیس تا حضرت خلیل سب بغور ہی کے نیاز مند ہونگے۔ موافق و مخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انہیں کی جانب بلند ہوں گے۔ انہیں کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا۔ انہیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا۔ جو آج بیان ہے کل عیان ہے۔ اُس دن جو مومن و مُقر ہیں ہزار بار عشرتوں سے شادیاں رچائینگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا۔ اور جو مُبطل و منکر ہیں دلفگار حسرتوں سے ہاتھ چبائیں گے يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ گروہ معتزلہ کہ ملائکہ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں۔ وہ بھی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم وعلیٰ آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص و مستثنیٰ جانتے ہیں۔ اُن کے نزدیک بھی حضور پرنور انبیاء و مرسلین و ملٰئکہ مقربین و خلق اللہ اجمعین سب سے افضل و اعلیٰ و بلند و بالا علیہ صلوٰۃ المولیٰ تعالےٰ۔ کلمات علمائے کرام میں اس کی تصریح۔ اور فقیر کے رسالہ اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل میں تحقیق و توضیح اما الزمخشری فقد سفہ نفسہ و تبع ھوسہ و جھل مذھبہ و تناھی فی الضلال حتی ادعی علم مشربہ کما نبہ علیہ اہل التحقیق واللہ سبحانہ ولی التوفیق۔ فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل

اور بے گنتی بلند صفتیں اور سب سے اونچے درجے تو اللہ تعالےٰ درود و سلام و برکت اتارے اُن پر اور اُن کی آل و اصحاب اور ہر اُن کے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسی انہیں اور اُن کے بلند و بالا رب کو پسند و محبوب ہے ۱۲

نے تعجب دیا۔ وہاں اُس کے ساتھ ہی طرزِ سوال کو دیکھ کر یہ شکر بھی کیا۔ کہ الحمد للہ عقیدہ صحیح ہے اور
صرف اطمینانِ خاطر کو خواہشِ توضیح ہے۔ مگر اِس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی۔ کہ قرآن و حدیث میں
دلیل نہ پائی۔ سبحان اللہ مسئلہ ظاہر دلیلیں وافر آیتیں متکاثر۔ حدیثیں متواتر۔ پھر سائل ذی علم ہو۔ تو
اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت! اور جاہل بے علم ہو۔ تو اپنے نہ پانے کی بیجا شکایت۔ فقیر غفر اللہ تعالٰے
لہٗ نے مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰے عنہما میں دلائل جلائل قرآن و حدیث سے جو اکثر
بحمد اللہ استخراج فقیر ہیں۔ نوّے جُز کے قریب ایک کتاب مسمّٰی بہ منتهی التفصیل لمبحث
التفضیل لکھی جس کے طول کو مُمِلِّ خواطر سمجھ کر مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین
میں اُس کی تلخیص کی۔ پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں یہ بحر ناپیدا کنار اللہ اللہ العظمة للہ
ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعة ابحر ما نفدت
کلمٰت اللہ بلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو۔ اِس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہو۔ مگر بقدرِ
حاجت و وقتِ فرصت قلب مومن کی تسکین و تثبیت اور منکرِ بد باطن کی تخزیہ و تبکیت کو
صرف دس آیتوں اور سَو حدیثوں پر اقتصار مطلب۔ اور اس مُعجز عجالہ مسمّٰی بہ قلائد نحور
الحور من فرائد بحور النور کو بلحاظ تاریخ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین
سے ملقب کرتا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَصَلَّی اللّٰہُ
تعالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَسِرَاجِ اُفُقِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمُتَّبِعِیْہِ وَحِزْبِہٖ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ
قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۔ یہ قلائدِ فرائد دو ہیکل پر مشتمل (ہیکل اوّل) میں آیاتِ جلیلہ (ہیکل دوم) میں
احادیث جمیلہ۔ یہ ہیکل نور افگن چار تابشوں سے روشن (تابشِ اوّل) چند وجہ ربانی علاوہ آیات
کریمہ قرآنی۔ (تابشِ دوم) ارشاداتِ عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم وعلیہم اجمعین
اگر بعض کلماتِ انبیاء و ملائکہ دیکھئے متبوع کی رکاب میں تابع سمجھئے۔ (تابشِ سوم) محض
و خالص طرق و روایات حدیث خصائص۔ (تابشِ چہارم) صحابہ کرام کے آثار رائقہ اقوال
عاملانِ کتب سابقہ۔ بشرائے ہواتف رؤیائے صادقہ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ ھُوَ الْمُعِیْنُ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ ان کے سوا اقوال علماء پر توجہ نہ کی۔ کہ غرض اختصار کے منافی تھی۔ جسے
اُن کے بعض پر اطلاع پسند آئے۔ فقیر کے رسائل سلطنة المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی
و قمر التمام لنفی الظل عن سید الانام و اجلال جبریل بجعلہ خادمًا للمحبوب الجمیل
کی طرف رجوع لائے۔ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ وَوَلِیُّ الْاَیَادِیْ ۔

ہیکل اوّل میں جواہر زواہر آیاتِ قرآنیہ

آیتِ اُولےٰ قال تبارک وتعالےٰ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ اور یاد کر اے محبوب! جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں۔ پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُس کی جو تمہارے ساتھ ہے۔ تو تم ضرور ہی اُس پر ایمان لانا۔ اور بہت ضرور اُس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا۔ کیا تم نے اقرار کیا۔ اور اُس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اِس کے بعد پھریگا۔ تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔ امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابی السامیین امیر المؤمنین جناب مولیٰ علی کرّم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے راوی لم یبعث اللّٰہ نبیًّا من آدم فمن دونه الا اخذ علیه العهد فی محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم لئن بعث وهو حی لیؤمنن به ولینصرنه ویاخذ العهد بذالك علی قومه یعنی اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیا بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اُس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں۔ تو وہ اُن پر ایمان لائے۔ اور اُن کی مدد فرمائے۔ اور اپنی اُمّت سے اِس مضمون کا عہد لے ۝

اسی طرح حبر الامۃ عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہوا رواہ ابن جریر و ابن عساکر وغیرہما۔ بلکہ امام بدر زرکشی و حافظ عماد بن کثیر و امام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا واللہ تعالےٰ اعلم ۝

سلہ قول الزرقانی قال الشامی ولم اظفر به ۱۲ منہ

ونحوہ اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن السدی کما اوردہ الامام
الاجل السیوطی فی الخصائص الکبریٰ - اِس عہدِ ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والثناء نشرِ مناقب و ذکرِ مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم
اجمعین سے رطب اللسان رہتے - اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور
کی یاد و مدح سے زینت دیتے - اور اپنی امتوں سے حضور پُر نور پر ایمان لاتے اور مدد کرنے کا عہد
لیتے - یہانتک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ
مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ کہتا تشریف لایا - اور جب سب تارے
روشن مہ پارے کُمنِ غیب میں گئے - آفتاب عالمتاب ختمیت نے باہزاراں ہزار جاہ و
جلال طلوع اجلال فرمایا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم
دھر الداھرین - ابن عساکر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی لم یزل
اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم الیٰ ادم فمن بعدہ ولم تزل
الامم تتباشر بہ وتستفتح بہ حتّٰی اخرجہ اللہ فی خیر امتہ وفی خیر قرن و
فی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد ہمیشہ اللہ تعالےٰ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و
سلم کے بارے میں آدم اور اُن کے بعد کے سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پیشین گوئی
فرماتا رہا - اور قدیم سے سب اُمتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں - اور حضور کے توسل
سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں - یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو بہترین امم وبہترین قرون
وبہترین اصحاب وبہترین بلاد میں ظاہر فرمایا - صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم - اور اُس کی تصدیق قرآن عظیم
ہے - وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا
عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ - یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں
پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے - پھر جب وہ جانا پہچانا اُن کے پاس تشریف لایا - منکر ہو بیٹھے
تو خدا کی پھٹکار منکروں پر - علماء فرماتے ہیں - جب یہود مشرکوں سے لڑتے - دعاء کرتے
اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِيْ نَجِدُ صِفَتَهٗ
فِي التَّوْرٰىةِ - الٰہی ہمیں مدد دے اُن پر صدقہ اُس نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم توریت میں
پاتے ہیں - اس دعاء کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی - اِسی پیمان الٰہی کا سبب ہے - کہ
حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا - وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ حَیًّا اَلْیَوْمَ مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ آج اگر موسٰے دُنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا اُن کو گنجائش نہ ہوتی۔ اخرجہ الامام احمد و الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ابو نعیم فی دلائل النبوۃ واللفظ لہ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائینگے۔ باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہوں گے حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر رہینگے۔ حضور ہی کی شریعت پر عمل کرینگے۔ حضور کے ایک اُمتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھینگے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہیں سے ہوگا۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس عہد واثق کی پوری تائید و توکید حق عزّ جلالہ نے توریت مقدس میں فرمائی۔ جس کی بعض آیتیں انشاء اللہ تابش اوّل ہیکل دوم مذکور ہوں گی۔ امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ التعظیم والمنۃ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ لکھا۔ اور اُس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا۔ کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں۔ اور تمام انبیاء و مرسلین اور اُن کی اُمتیں سب حضور کے اُمتی حضور کی نبوت و رسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ و السلام سے روزِ قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے۔ اور حضور کا ارشاد کُنْتُ نَبِیًّا و اٰدم بین الروح والجسد اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ اگر ہمارے حضور حضرت آدم و نوح و ابراہیم و موسٰے و عیسٰی صلی اللہ تعالےٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے۔ اُن پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے۔ اور حضور کے مددگار ہوتے۔ اِسی کا اللہ تعالےٰ نے اُن سے عہد لیا تھا۔ اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے۔ کہ شب اسرا تمام انبیاء و مرسلین نے حضور کی اقتدا کی۔ اور اس کا پورا ظہور روز نشور ہوگا۔ جب حضور کے زیر لوا آدم و من سوا کافہ رسل و انبیاء ہوں گے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین)

یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کُبریٰ۔ اور امام

(گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپا)

شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمۂ مابعد نے اپنی تصانیفِ منیعہ میں نقل کیا۔ اور اُسے نعمتِ عظمیٰ و مواہبِ کبرےٰ سمجھا۔ من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ۔ بالجملہ مسلمان بنگاہِ ایمان اِس آیۂ کریمہ کے مفاداتِ عظیمہ پر غور کرے۔ صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے۔ کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں۔ اُمتیوں کو جو نسبت انبیاء و رسل سے ہے۔ وہ نسبت انبیاء و رسل کو اس سید الکل سے ہے۔ اُمتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور رسولوں سے عہد و پیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں۔ کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں۔ باقی تم سب تابع و طفیلی۔ ؎ مقصود ذاتِ اوست دگر جملگی طفیل ۔

اقول وباللہ التوفیق۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اِس مضمون کو قرآنِ عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھیرایا۔ اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔ **اوّلاً** انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء معصوم ہیں۔ زنہار حکمِ الٰہی کا خلاف اُن سے محتمل نہیں۔ کافی تھا۔ کہ رب تبارک و تعالےٰ بطریقِ امر اُنھیں ارشاد فرماتا۔ اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے۔ اُسپر ایمان لانا۔ اور اس کی مدد کرنا۔ مگر اس قدر پر اکتفا نہ فرمایا۔ بلکہ اُن سے عہد و پیمان لیا۔ یہ عہد عہدِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے بعد دوسرا پیمان تھا۔ جیسے کلمۂ طیبہ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیتِ الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اس کے برابر رسالتِ محمدیہ پر ایمان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و بارک و شرف و مجد و عظم ۔ **ثانیاً**۔ اِس عہد کو لامِ قسم سے مؤکد فرمایا۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ۔ جس طرح نوابوں سے بیعتِ سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔ امام سبکی فرماتے ہیں۔ شاید سوگندِ بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔ **ثالثاً**۔ نونِ تاکید۔ **رابعاً**۔ وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔ **خامساً**۔ یہ کمالِ اہتمام ملاحظہ کیجیے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے۔ کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں ءَ اَقْرَرْتُمْ کیا اِس امر پر اقرار لاتے ہو؟ یعنی کمال تعجیل و تسجیل مقصود ہے۔ **سادساً**۔ اسقدر پر بھی بس نہ فرمائی۔ بلکہ ارشاد ہوا وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ۔ خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔ **سابعاً** علیہ یا علیٰ ھٰذَا کی جگہ عَلٰی ذٰلِکُمْ فرمایا۔ کہ بُعدِ اشارت عظمت ہو۔ **ثامناً**۔ اور ترقی ہوئی کہ فَاشْھَدُوْا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ

ف: آیۂ عہد و میثاق پر دس تاکید کے بعض لطائف

معاذ اللہ! اقرار کر کے مکر جانا اُن پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔ **تاسعًا**۔ کمال یہ ہے کہ فقط اُن کی گواہیوں پر بھی اکتفا نہ ہوئی۔ بلکہ ارشاد فرمایا۔ وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ **عاشرًا**۔ سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو عصمت عطا فرمائی۔ یہ سخت شدید تہدید بھی فرما دی گئی۔ کہ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ اب جو اس اقرار سے پھرے گا۔ فاسق ٹھیرے گا۔ اَللّٰہ! اَللّٰہ!! یہ وہی اعتنائے تام واہتمامِ تمام ہے۔ جو باری تعالےٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہؤا۔ کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے۔ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ۔ جو اُن میں سے کہیگا۔ مَیں اللہ کے سوا معبود ہوں۔ اُسے ہم جہنم کی سزا دینگے۔ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو)۔ گویا اشارہ فرماتے ہیں جس طرح ہمیں ایمان کے جزءِ اوّل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اہتمام ہے۔ یُونہی جزءِ دوم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے اِعتنائے تام ہے۔ مَیں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتدا کہ انبیاء ومرسلین بھی اُس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِس سے بڑھکر حضور کی سیادتِ عامّہ وفضیلتِ تامّہ پر کونسی دلیل درکار ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۔

آیت ثانیہ ۔ قَالَ عَزَّمَجْدُهٗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔

اَے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے) عالَم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں۔ جس میں انبیاء وملٰئکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجرم حضور پُرنور سید المرسلین صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم اُن سب پر رحمت ونعمتِ ربّ الارباب ہوئے۔ اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اِسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں۔

کہ ازل سے ابد تک ارض و سما میں اولیٰ و آخرت میں دنیا و دین میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی۔ یا اب ملتی ہے۔ یا آئندہ ملیگی۔ سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے۔ اور ہمیشہ بٹے گی۔ کما بیناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالتنا۔ سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری ۵

امام فخر الدین رازی نے اس آیۃ کریمہ کے تحت میں لکھا لما کان رحمۃ للعٰلمین لزم ان یکون افضل من کل العٰلمین۔ جب حضور تمام عالم کے لئے رحمت ہیں۔ واجب ہوا۔ کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں۔ قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاہر بلا دلیل وھو لا یجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الھادی ۵

آیت ثالثہ قال جل ذکرہٗ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ۔ نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے۔ علماء فرماتے ہیں۔ یہ آیۃ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کر کے بھیجے جاتے۔ **اقول** وقال اللہ تعالیٰ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ۔ وقال تعالیٰ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ۵ وقال تعالیٰ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا۔ وقال تعالیٰ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ۔ وقال تعالیٰ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا۔ وقال تعالیٰ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِھِمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہٖ۔ وقال تعالیٰ وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰھَآ اِبْرٰھِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ ۵ وقال تعالیٰ فی یونس علیہ السلام وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ۔ وقال تعالیٰ عن عیسیٰ علیہ السلام وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۵ اسی لئے صحیح حدیث میں فرمایا۔ کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ۔ نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا۔ رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دوسری روایت میں آیا۔ کان النبی یبعث الی قریۃ لا یعدوھا۔ نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا۔ رواہ ابو یعلی عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۵ نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر سب لوگوں کے لئے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ پر بہت لوگ بے خبر ہیں۔ وقال تعالیٰ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ

ف اگلے انبیاء صرف اپنی قوم کے رسول ہوتے۔ اور [illegible] ۱۷

اللہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا ۔ تو فرما۔ اے لوگو! میں خدا کا رسول ہوں۔ تم سب کی طرف ، وقال تعالیٰ۔ تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سُنانے والا ہو سارے جہان کو اسی لئے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اُرۡسِلۡتُ اِلَی الۡخَلۡقِ کَافَّۃً میں تمام مخلوق الٰہی کیطرف بھیجا گیا۔ اخرجہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضور کی افضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے ارشادات سے ہے۔ دارمی ابویعلی طبرانی بیہقی روایت کرتے ہیں۔ اُن جناب نے فرمایا۔ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلَی الۡاَنۡبِیَآءِ وَعَلٰی اَھۡلِ السَّمَآءِ ۔ بیشک اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا۔ حاضرین نے وجہِ تفضیل پوچھی۔ فرمایا۔ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی قَالَ ۔ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ وقال لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ فارسلہ الی الانس والجن یعنی اللہ تعالےٰ نے اور رسولوں کے لئے فرمایا ہے ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اُس کی قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔ ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے۔ تو حضور کو تمام انس وجن کا رسول بنایا ۔ علماء فرماتے ہیں رسالتِ والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے۔ اور محققین کے نزدیک ملئکہ کو بھی شامل کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالےٰ فی رسالتنا اجلال جبریل۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر و ارض و سما و جبال و بحار تمام ماسواء اللہ اُس کے احاطۂ عامہ و دائرۂ تامہ میں داخل اور خود قرآن عظیم لفظ علمین۔ اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمۃ کافۃ۔ اس مطلب پر احسن الدلائل طبرانی معجم کبیر میں یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَا مِنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یَعۡلَمُ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللہِ اِلَّا کَفَرَۃَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ۔ کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو۔ مگر بے ایمان جن و آدمی)۔ اب نظر کیجئے۔ کہ یہ آیت کتنی وجہ سے[1] افضلیتِ مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر حجت ہے۔ اولاً۔ اس موازنہ سے خود واضح ہے۔ کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے۔ اور

[1] ان میں بعض وجہ افادۂ علماء ہیں۔ اور اکثر بحمد اللہ تعالےٰ استخراج فقیر ۱۲ منہ

حضور پر نور سید المرسلین صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور۔ بلکہ بادشاہِ زمین و آسمان ہیں **ثانیاً** اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں۔ اور ان کا تحمل بغایت دشوار اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ہ اسی لئے موسےٰ و ہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی۔ لَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ۔ دیکھو میرے ذکر سے سست نہ ہو جانا۔ پھر جس کی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اسقدر جسکی رسالت نے انس و جن و شرق و غرب کو گھیر لیا اس کی محنت کس قدر۔ پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر۔ اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر افضل العبادات احمزھا **ثالثاً** جیسا جلیل کام ہو، ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسرانِ ماتحت کو بھیجتا ہے۔ اور سخت عظیم مہم پر امیر الامرا و سردارِ اعظم کو لاجرم رسالتِ خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے۔ وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین ہ **رابعاً**۔ یونہیں حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علو شان کا آدمی ہو۔ اسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں۔ کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب۔ یونہیں چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب ہ **خامساً** جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ۔ نواب کو اپنے انتظامِ ریاست میں فوج و خزانہ اسی کے لائق درکار۔ اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق و فتق و نظم و نسق میں اسی کے موافق۔ اور یہاں سامان وہ تائید الٰہی و تربیتِ ربانی ہے۔ جو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء پر مبذول ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ جو علوم و معارف قلبِ اقدس پر القا ہوئے معارف و علوم جمیع انبیاء سے اکثر و اوفیٰ ہوں۔ افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی **اقول**۔ پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت و ابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔ **حلم**۔ کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔ دَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ہ **صبر**۔ کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ہ **تواضع**۔ کہ ان کی صحبت سے نفرت نہ ہوں۔ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ **رفق و لینت** کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔ فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ الآیۃ ہ **رحمت**۔ کہ واسطہ افاضۂ خیرات ہوں۔ وَرَحْمَۃٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ہ **شجاعت** کہ کثرتِ اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ہ **جود و سخاوت**۔ کہ باعث تالیف

قلوب ہوں۔ فان الاحسان عبید الاحسان وجبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا۔ وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِکَ ۔ عفو و مغفرت۔ کہ نادان جاہل فیض پاسکیں۔ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ ۔ استغنا و قناعت۔ کہ جہال اس دعوے علمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ ۔ جمالِ عمل کہ تثقیف و تادیب و تربیت اُمّت میں جس کی رعایت کریں۔ وَاِنْ حَکَمْتَ بَیْنَھُمْ فَاحْکُمْ بِالْقِسْطِ ۔ کمالِ عقل۔ کہ اصل فضائل و منبع فواضل ہے۔ ولہٰذہ عورت کبھی نبی نہیں ہوئی۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا ۔ نہ کبھی اہل بادیہ و سکانِ دِہ کو نبوت ملی کہ جفا و غلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی ۔ ای اھل الامصار۔ حدیث میں ہے[1] مَنْ بَدَا جَفَا۔ وسی لطافتِ نسب و حُسنِ سیرت و صورت سب کی صفاتِ جمیلہ کی حاجت ہے۔ کہ اُن کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب اُنہیں خزائن سے ہیں۔ جو اِن سلاطینِ حقیقت کو عطا ہوتے ہیں۔ پھر جس کی سلطنت عظیم۔ اُس کے خزائن عظیم۔ حدیث[2] میں ہے ان اللّٰہ تعالٰے ینزل المعونة علی قدر المؤنة ۔ تو ضرور ہوا۔ کہ ہمارے حضور اِن سب اخلاقِ فاضلہ و اوصافِ کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم و اکمل و اعلیٰ و اجل ہوں۔ اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔ اخرجہ البخاری فی الادب وابن سعد والحاکم والبیھقی عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بسندٍ صحیح ۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں۔ میں نے اکہتر کُتبِ آسمانی میں لکھا دیکھا۔ کہ روزِ آفرینشِ دُنیا سے تمام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے۔ وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستانِ دُنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ وسا و ستا۔ ہم اوپر بیان کر آئے۔ کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں۔ بلکہ اولین و آخرین سب کو حاوی۔ ترمذی جامع میں فائدہ تحسین واللفظ لہ۔ اور حاکم و بیہقی و ابو نعیم و ابو ہریرہ

---

[1] اخرجہ احمد عن البراء بسندٍ صحیح والطبرانی فی الکبیر عن ابنِ عباس بسندٍ حسن ۱۲ [2] اخرجہ ابن عدی وابن لال عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالٰے عنہ تمامہ وینزل الصبر علی قدر البلاء ۔

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔ اور احمدؒ مسند اور بخاری تاریخ میں۔ اور ابنِ سعد و حاکم و بیہقی و ابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔ اور بزارؒ و طبرانی۔ ابو نعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما۔ اور ابونعیمؒ بطریقِ صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور ابن سعدؒ ابن ابی الجدعاد مطرفؒ بن عبداللہ بن الشخیر و عامرؒ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظِ متقاربہ راوی حضور پُر نور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی۔ متی وجبت لک النبوۃ حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا وَ ادمُ بین الرّوح والجسد جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے)۔ جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا۔ سندہٗ قوی الخ

آدم سر و تن بآب و گل داشت ۔۔۔ کو حکم ممالک جان جان و دل داشت

اسی لئے اکابر علما تصریح فرماتے ہیں۔ کہ جس کا خدا خالق ہے۔ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے میں فرماتے ہیں۔ چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالےٰ او را بسوئے کافۂ ناس و مقصور نہ گردانید رسالت او را بر انس بلکہ عام گردانید جن و انس را۔ بلکہ بر جن و انس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را۔ پس ہر کہ اللہ تعالےٰ پروردگارِ اوست۔ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رسولِ اوست۔ اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم و جلیل ہوگئی۔ کہ ثابت ہوا۔ جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوتی۔ وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرۂ مخلوق و ہر فرد ماسوا اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء و مرسلین کو ہے۔ اور رسول کا اپنی اُمت سے افضل ہونا بدیہی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

آیتِ رابعہ ۔ قال عز من قائل تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ یہ رسول ہیں کہ ہم نے اُن میں بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ کچھ اُن میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا۔ اور اُن میں بعض کو درجوں بلند فرمایا)۔ ائمہ فرماتے ہیں۔ یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ کہ اُنہیں سب انبیاء پر رفعت و عظمت بخشی

کما نص علیہ البغوی والبیضاوی والنسفی والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی وغیرہم واقتصار الجلالین دلیل انہ اصح الاقوال لالتزام ذٰلک فی الجلالین - اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت و شہرتِ سیادت کی طرف اشارۂ تامہ ہے - یعنی یہ وہ ہیں - کہ نام لو یا نہ لو - انہیں کیطرف ذہن جائے گا - اور کوئی دوسرا خیال ہیں نہ آئے گا - صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم - فقیر کہتا ہے - اہلِ محبت جانتے ہیں کہ اِس ابہامِ تام میں کیا لطف و مزہ ہے ؏

اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسے داری ؎

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید ❊ کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید ؏

کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا ؎

آیتِ خامسہ - قال تبارک اسمہ - هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر کہ اُسے غالب کرے سب دینوں پر - اور خدا کافی ہے گواہ [۱] - اور اِس اُمّتِ مرحومہ سے فرماتا ہے - كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم سب سے بہتر اُمّت ہو کہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی - آیاتِ کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلٰی و اکمل اور حضور کی اُمّت سب اُمم سے بہتر و افضل - تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اِس اُمّت کا آقا سب دین و اُمّت والوں سے افضل و اعلٰی - امام احمد و ترمذی بافادۂ تحسین و ابن ماجہ و حاکم معٰویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں - انکم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تم ستر اُمّتوں کو پورا کرتے ہو - کہ اللہ کے نزدیک اُن سب سے بہتر و بزرگ تر تم ہو ❊

---

[۱] استدل الامام ابن سبع بہٰذہ الآیۃ علی ان شرعنا ناسخ الشرائع کما ذکرہ فی الخصائص الکبرٰی فافاد ان الدین فی الآیۃ علی عمومہ الحقیقی شامل الادیان الحقۃ السابقۃ غیر مختص بادیان الکفار الموجودۃ فی زمن الاسلام فتم الکلام ۱۲ منہ و [۲] استدل بہٰذہ الآیۃ الرازی والتفتازانی والقسطلانی وابن حجر المکی وغیرہم والعبد الضعیف ضمہا الیہا الآیۃ الاولٰی فسلمت من الجدال کما یعرفہ المتامل ۱۲ منہ

آیۃ سادسہ - قال جلت عظمتہ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ -
وقال تعالیٰ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا - وقال تعالیٰ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا - وقال تعالیٰ یٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ - وقال تعالیٰ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وقال تعالیٰ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً - وقال تعالیٰ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ وقال تعالیٰ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ط غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے - کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے - مگر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصافِ جلیلہ و القابِ جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے - یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا - یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ - اے رسول! پہنچا جو تیری طرف اترا - یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ - اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے رات میں قیام فرما - یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو - لوگوں کو ڈر سنا - یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اے یٰس یا اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلوں سے ہے - طٰهٰ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤی اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا - کہ تو مشقت میں پڑے) ہر ذی عقل جانتا ہے - کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنیگا - بالبداہت حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لیگا ؎

یا آدم است با پدر انبیا خطاب
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ خطابِ محمد است

امام عزالدین بن عبد السلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں - بادشاہ جب اپنے تمام امرا کو نام لے کر پکارے - اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے - اے مقرب حضرت اے نائب سلطنت! اے صاحب عزت! اے سردار مملکت! تو کیا کسی طرح محل ریب و شک باقی رہیگا - کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عائد و اراکین سے بڑھکر پیارا ہے - فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہٗ خصوصًا یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٥ وَ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ تو وہ پیارے خطاب ہیں جنکا مزہ اہل محبت جانتے ہیں - ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالا پوش اوڑھے - جھرمٹ مارے لیٹے تھے - اسی وضع و حالت سے حضور کو یاد فرماکر ندا کی گئی - بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے - او بانکی ٹوپی والے - او دھانی دوپٹے والے

۶ اور دامن اٹھا کے جانے والے! فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ الزُّهْرَاءُ عَلَى الْحَبِيْبِ ذِى الْجَاهِ ثم اقول۔ نہایت یہ ہے۔ کہ اشقیائے یہود مدینہ و مشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگو میں کرتے۔ اُن مقالاتِ خبیثہ کو بغرض رد و ابطال و شرح رسائی عذاب و نکال بار ہا نقل فرمایا گیا۔ مگر اُن گستاخوں کی اُس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے محلِ نقل میں بھی ذکر نہ آیا۔ ہاں جہاں انہوں نے بوصفِ کریم سے ندا کی تھی۔ اگرچہ اُن کے زعم میں بطریقِ استہزا تھی۔ اُسے قرآن مجید نے نقل کر لیا۔ کہ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِىْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کی بولے اے وہ جس پر قرآن اترا، صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کہ اُن سے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں۔ يٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا۔ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ۔ يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ۔ يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ۔ يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ۔ بلکہ اُس زمانہ کے مطیعین بھی انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے یونہیں خطاب کرتے ہیں۔ اور قرآن عظیم نے اُسیطرح اُن سے نقل فرمائی۔ اسباط نے کہا۔ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔ حواریوں نے کہا۔ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ۔ یہاں اُس کا یہ بندوبست فرمایا۔ کہ اس اُمتِ مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھیرایا۔ قَالَ اللّٰهُ تعالے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھیرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ کہ اے زید! اے عمرو! بلکہ یوں عرض کرو۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۔ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِكَ اَجْمَعِيْنَ ۔ ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنھٰھم اللّٰہ عن ذٰلک اعظامًا لنبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ فقالوا یا نبی اللّٰہ! یا رسول اللّٰہ! یعنی پہلے حضور کو یا محمد! یا ابا القاسم! کہا جاتا۔ اللہ تعالے نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی۔ جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ! یا رسول اللہ! کہا کرتے۔ بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابونعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی لا تقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول اللّٰہ۔ یا نبی اللّٰہ ۔ یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے۔ یا محمد نہ کہو۔ بلکہ

یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو) اِسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی رضی اللہ تعالٰے عنہم اجمعین۔ ولہٰذا علما تصریح فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے۔ اور واقعی محل انصاف ہے۔ جسے اُسکا مالک و مولےٰ تبارک تعالٰے نام لے کر نہ پکارے۔ غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے۔ بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا۔ اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یَا مُحَمَّدُ اِنِّی تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ تاہم اس کی جگہ یا رسول اللہ! یا نبی اللہ چاہیئے۔ حالانکہ الفاظ دُعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔ کما یدل علیہ حدیث نبیّك الّذی ارسلت و رسولك الّذی ارسلت۔ یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں نہایت واجب الحفظ فقیر غفراللہ تعالٰے لہٗ نے اِس کی تفصیل اپنے مجموعہ فتاوےٰ مسمّٰی بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ذکر کی وباللہ التوفیق۔ خیر یہ تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا معاملہ تھا۔ حضور کے صدقہ میں اِس اُمتِ مرحومہ کا خطاب بھی خطابِ اُمم سابقہ سے ممتاز ٹھیرا۔ اگلی اُمتوں کو اللہ تعالٰے یا ایّھا المساکین فرمایا کرتا۔ توریت مقدس میں جا بجا یہی لفظ ارشاد ہُوا ہے۔ قالہ خیثمۃ رواہ ابن ابی حاتم اوردہ السیوطی فی الخصائص الکبریٰ۔ اور اِس اُمتِ مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمایا گیا ہے۔ یعنی اے ایمان والو! اُمتی کے لئے اِس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے۔ پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے آخر نہ سُنا کہ فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ میری پیروی کرو۔ اللہ کے محبوب ہوجاؤ گے

آیتِ سابعہ

قال جل جلالہٗ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ حق جل وعلا اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم سے فرماتا ہے۔ تیری جان کی قسم وہ کافر اپنے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں۔ وقال تعالٰے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی کہ تُو اس شہر میں جلوہ فرما ہے۔ وقال[1] تعالٰی وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ مجھے قسم ہے رسول اس کہنے کی کہ اے رب میرے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ وقال تعالٰے وَالْعَصْرِ ۝ قسم زمان برکت نشان محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی!۔ اے مسلمان! یہ مرتبہ جلیلہ اُس جانِ محبوبیت کے

---

[1] قلت انقل الامام القسطلانی هذه الایۃ فی المواهب وقد سوغ فیہا هذا المعنی الامام النسفی فی المدارك ۱۲ منہ

سوا کسے میسّر ہوا۔ کہ قرآن عظیم نے اُن کے شہر کی قسم کھائی۔ اُن کی باتوں کی قسم کھائی۔ اُن کے زمانے کی قسم کھائی۔ اُن کی جان کی قسم کھائی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ ہاں اے مسلمان محبوبیت کبریٰ کے یہی معنی ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما حلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعالیٰ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ۔ وحیاتک یا محمد۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی۔ سوا محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کہ آیہ لعمرک میں فرمایا۔ تیری جان کی قسم اے محمد۔ ابو یعلی ابن جریر ابن مردویہ بیہقی ابو نعیم ابن عساکر بغوی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی۔ ما خلق اللہ وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وما حلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا۔ نہ پیدا کیا نہ آفرینش فرمایا جو اُسے محمد صلی اللہ تعالےٰ سے زیادہ عزیز ہو۔ نہ کبھی اُن کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی۔ کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں۔ امام[2] حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن الحاج عبدری مکی مدخل اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ اور علامہ

---

[1] ذکر ھذا التاویل فی التفسیر الکبیر ثم القاضی البیضاوی فی تفسیرہ وتبعھما القسطلانی واقرہ الزرقانی منہ [2] ذکرہ فی الاحیاء والمدخل بطولہ وفی المواھب والنسیم کلمات منہ وکذا الامام القاضی عیاض فی الشفاء وعزاہ الامام الجلال السیوطی فی مناھل الصفا صاحب اقتباس الانوار ولابن الحاج فی مدخلہ قال وکفی بذلک سندا لمثلہ فانہ لیس مما یتعلق بہ الاحکام اھ و ذکرہ فی النسیم اقول وھو کلام نفیس طویل جلیل رثی بہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین تحقق لہ موتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخطبۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کما یظھر بمراجعۃ الحدیث بطولہ فما وقع فی شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی فی المقصد السادس تحت آیۃ لا اقسم بھذا البلد ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقرہ علیہ اھ سھو ینبغی التنبیہ لہ ۱۲ منہ

شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں ناقل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔ بابی انت و امی یا رسول اللہ قد بلغ من فضیلتک عند اللہ تعالےٰ ان اقسم بحیاتک دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتک عندہ ان اقسم بتراب قدمیک فقال لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا تعالےٰ کے نزدیک اس حد کو پہنچی۔ کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی۔ نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کی ٹھیری کہ حضور کی خاکِ پا کی قسم یاد فرمائی۔ کہ ارشاد کرتا ہے۔ مجھے قسم اس شہر کی شیخ محقق رحمہ اللہ تعالےٰ مدارج میں فرماتے ہیں۔ ایں لفظ در ظاہرِ نظر سخت مے در آید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگند مے خورد بخاکِ پائے حضرت رسالت و نظر بحقیقت معنے صاف و پاک ہست کہ غبارے نیست براں و تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آں چیز ست نزد مردم و نسبت بایشاں۔ تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف است۔ نہ آنکہ اعظم است نسبت بوے تعالےٰ الخ۔

آیۃِ ثامنہ۔ قرآنِ عظیم میں جا بجا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور ہیں کہ مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیاء طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے۔ اور حضرات رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے حلم عظیم و فضل کریم کے لائق جواب دیتے۔ سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کی قوم نے کہا۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ بیشک ہم تمہیں کھُلا گمراہ سمجھتے ہیں۔) فرمایا۔ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ (اے میری قوم! مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں۔ میں تو رسول ہوں پروردگار عالم کی طرف سے) و سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ۝ یقیناً ہم تمہیں حماقت میں خیال کرتے ہیں۔ اور ہمارے گمان میں تم بے شک جھوٹے ہو۔) فرمایا۔ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اے میری قوم! مجھ میں اصلاً

[illegible]

سفاہت نہیں۔ میں تو پیغمبر ہوں رب العالمین کا)۔ سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝ ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں۔ اور اگر تمہارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے۔ تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے۔ اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں)۔ فرمایا۔ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اے میری قوم! کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں۔ اور اسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو)۔ سیدنا موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا۔ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ میرے گمان میں تو اے موسےٰ تم پر جادو ہوا)۔ فرمایا۔ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان و زمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو۔ اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک ہونے والا ہے۔ مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمتِ والاعظمت میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے۔ مالک السموات والارض جل جلالہٗ خود متکفل جواب ہوا ہے۔ اور محبوب اکرم مطلوب اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے۔ طرح طرح حضور کی تنزیہ و تبریت ارشاد فرمائی۔ جا بجا رفع الزام اعدائے لیام پر قسم یاد فرمائی۔ یہاں تک کہ غنی مغنی عز مجدہ نے ہر جواب و خطاب سے حضور کو غنی کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لئے بہتر ہوا۔ اور یہ وہ مرتبہ عظمےٰ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (۱) کفار نے کہا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ اے وہ جن پر قرآن اترا۔ بیشک تم مجنون ہو۔ حق جل و علا نے فرمایا۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ قسم قلم اور نوشتہائے ملائکہ کی تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں۔ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ اور بیشک تیرے لئے اجر بے پایاں ہے)۔ کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے الجھا کرتے ہیں۔

تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلا میں تو بتا دے۔ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (اور بیشک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے)۔ کہ ایک حلم و صبر کیا تیری جو خصلت ہے۔ اس درجۂ عظیم و باشوکت ہے کہ اخلاقِ عاقلانِ جہان مجتمع ہو کر اُس کے ایک شمّہ کو نہیں پہنچتے۔ پھر اس سے بڑھکر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے۔ مگر یہ ان کا اندھاپن بھی چند روز کا ہے۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ (عنقریب تُو بھی دیکھیگا۔ اور وہ بھی دیکھ لینگے۔ کہ تم میں سے کسے جنون ہے)۔ آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کور باطنی سے جو چاہیں کہہ لیں۔ آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے۔ اور دوست و دشمن سب پر کھلا چاہتا ہے۔ کہ مجنون کون تھا ۝

(۲) وحی اُترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی۔ کافر بولے۔ إِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهُ رَبُّهُ وَقَلَاهُ۔ (بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا۔ اور دشمن پکڑا)۔ حق جل و علا نے فرمایا وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ (قسم ہے دن چڑھے کی۔ اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے۔ یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی۔ اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ (نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا۔ اور نہ دشمن بنایا)۔ اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے۔ اُس مہر ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں۔ اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں۔ مگر یہ خبر نہیں کہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُوْلٰى ۝ (بیشک آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔ وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں۔ نہ کانوں نے سنیں۔ نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں جنکا اجمال یہ ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا) اُس دن دوست دشمن سب پر کھل جائیگا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے۔ تو تجھ پر خدا کی عظیم جلیل کثیر جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انہوں نے نہ دیکھے۔ اور ان سے یقین حاصل نہ کیا۔ کہ جو نظرِ عنایت تجھ پر ہے۔ ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے۔ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى إلى آخر السورة

(۳) کفار نے کہا۔ لَسْتَ مُرْسَلًا ۝ تم رسول نہیں ہو۔ حق جل و علا نے فرمایا

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۙ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی۔ تو بیشک مرسل ہے ۔ (۴) کفار نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، کو شاعری کا عیب لگایا۔ حق جل وعلا نے فرمایا۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ نہ ہم نے انہیں شعر سکھایا۔ اور نہ وہ ان کے لائق تھا۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۙ وہ تو نہیں۔ مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن ۔ (۵) منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے۔ اور ان میں کوئی کہتا۔ ایسا نہ ہو کہیں ان تک خبر پہنچے۔ کہتے پہنچے گی۔ تو کیا ہوگا۔ ہم سے پوچھیں گے۔ ہم مکر جائیں گے قسمیں کھالیں گے۔ انہیں یقین آجائے گا۔ کہ هُوَ اُذُنٌ ؕ وہ تو کان ہیں۔ جیسی ہم سے سنیں گے۔ مان لیں گے۔ حق جل وعلا نے فرمایا۔ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ وہ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں۔ کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے ہیں۔ اور بکمال حلم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں۔ ورنہ کیا انہیں تمہارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ تمہارے اسرار سے انہیں مطلع کرتا ہے۔ پھر تمہاری جھوٹی قسموں کا انہیں کیونکر یقین آئے۔ ہاں وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں) کہ انہیں ان کے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔ اس لئے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ مہربانی ہیں انپر جو تم میں ایمان لائے) کہ ان کے طفیل سے انہیں ہمیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رتبے ملتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ بھی ان کی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے۔ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو۔ کہ تمہاری گستاخیوں سے انہیں ایذا پہنچی ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں ان کے لئے دکھ کی مار ہے ۔ (۶) ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے۔ تو ضرور نکال باہر کرے گا عزت والا ذلیل کو۔ حق جل وعلا نے فرمایا۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ عزت تو ساری خدا ورسول ومؤمنین ہی کے لئے ہے۔ پر منافقوں کو خبر نہیں ۔

(۷) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پُر ملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔ حق جل وعلا نے فرمایا۔ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ

الکوثرہ بیشک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی) کہ اولاد بے نام چلنے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا - اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو قیامِ قیامت تک اکنافِ عالم و اطرافِ جہاں میں بجے گا - اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباقِ فلک آفاق زمین میں پڑھا جائے گا - پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس وطیب عطا ہوگی - جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی - اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں - اور تم سا مہربان ان کے لئے کوئی نہیں - بلکہ حقیقتِ کار کو نظر کیجئے - تو تمام عالم تمہاری اولاد معنوی ہے - کہ تم نہ ہوتے - تو کچھ بھی نہ ہوتا - اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی - اسی لئے جب ابو البشر آدم تمہیں یاد کرتے - یوں[1] کہتے یا ابنی صورۃً وابای معنًی - اے ظاہر میں میرے بیٹے - اور حقیقت میرے باپ) پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے - اس کا حال تو خدا ہی جانے - جب اس کی یہ عنایتِ بے غایت تم پر مبذول ہو - تو تم ان اشقیاء کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو - بلکہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ہ رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو - اور قربانی کرو - إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ہ جو تمہارا دشمن ہے - وہی نسل بریدہ ہے جو کہ جن بیٹوں پر اسے ناز ہے - یعنی عمرو و ہشام رضی اللہ تعالٰے عنہما - وہی اس کے دشمن ہو جائینگے - اور تمہارے دین حق میں آکر بوجہ اختلافِ دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے - پھر آدمی بے نسل ہوتا - تو یہی ہی - کہ نام نہ چلتا - اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے - تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائے گا - اور روزِ قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا - والعیاذ باللہ تعالٰے -

(۸) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی - ابولہب شقی نے کہا - تَبًّا لَكَ سائر الیوم لهذا اجمعتنا - ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو - تمہارے لئے ہمیشہ کو - کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا -) - حق جل و علا نے فرمایا - تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے - اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا - مَا أَغْنٰی

---

[1] ذکرہ العلامہ ابن الحاج فی المدخل ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ

عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ اُس کے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال۔ اور جو کمایا سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں۔ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اور اُس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لیے۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اُس کے گلے میں مُونجھ کی رسّی) ۔

بالجملہ اِس روش کی آیتیں قرآنِ عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اِسی طرح حضرت یوسف و بتول مریم اور اُدھر اُمّ المؤمنین صدیقہ علیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصّے اِس مضمون پر شاہدِ عدل ہیں۔ حضرت والد قدس سرہ الماجد سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں فرماتے ہیں۔ حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچّے۔ اور حضرت مریم کو حضرت عیسےٰ کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی۔ اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اُٹھا۔ خود اُن کی پاک دامنی کی گواہی دی۔ اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا۔ مگر منظور یہ ہُوا۔ کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز اُن کا بڑھائیں۔ انتہیٰ۔ محلِ غور ہے۔ کہ اراکین دولت و مقربانِ حضرت سے باغیانِ سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں۔ اور بادشاہ اُن کے جوابوں کو اُنہیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو۔ کہ مخالفین جو زبان درازی اُس کی جناب میں کریں۔ حضرت سلطان اُس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے۔ بلکہ بنفسِ نفیس اُس کی طرف سے تکفّل جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا۔ کہ سرکارِ سلطانی میں جو اعزاز اِس مقرب جلیل کا ہے۔ دوسرے کا نہیں۔ اور جو خاص نظر اُس کے حال پر ہے اَوروں کا حصّہ اُس میں نہیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

آیتِ تاسعہ۔ قال تعالیٰ عظمتہٗ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجیگا تعریف کے مقام میں)۔

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ قال سُئِلَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعۃ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہُوا۔ مقامِ محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ شفاعت)۔ اِسی طرح احمد و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ سُئِلَ عنہا رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قولہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ه فقال ھی الشفاعۃ۔ اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ومشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی ومسطور جن کی بعض انشاء اللہ تعالیٰ ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔ اس دن آدم صفی اللہ سے عیسیٰ کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا (میں ہوں شفاعت کے لئے۔ میں ہوں شفاعت کے لئے)۔ انبیاء ومرسلین وملٰئکہ مقربین سب ساکت ہونگے اور وہ متکلم۔ سب سربگریبان۔ وہ ساجد وقائم۔ سب محلِ خوف ہیں۔ وہ آمن وناعم۔ سب اپنی فکر میں۔ انہیں فکر عوالم۔ سب زیر حکومت۔ وہ مالک وحاکم۔ بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ ان کا رب انہیں فرمائے گا۔ یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع۔ (اے محمد اپنا سر اٹھاؤ۔ اور عرض کرو۔ کہ تمہاری عرض سنی جائے گی۔ اور مانگو۔ کہ تمہیں عطا ہوگا۔ اور شفاعت کرو۔ تمہاری شفاعت قبول ہے)۔ اس وقت اوّلین وآخرین میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حمد وثنا کا غلغلہ پڑ جائے گا۔ اور دوست دشمن موافق مخالف ہر شخص حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی افضلیت کبریٰ وسیادتِ عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔ والحمد للہ رب العٰلمین ه

مقامِ تو محمود ونامت محمد ❊ بدینساں مقامے ونامے کہ دارد

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں۔ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ه قال یقعدہ علی العرش یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا۔ اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا)۔

وعزاغوہ فی المواھب للثعلبی امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبرالامہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ

معه علی العرش (اللہ تعالیٰ انہیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائے گا) یعنی معیت تشریف و تکریم کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعال ہے۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر[1] ممنوع اور نقاش نے امام ابو داؤد صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا۔ من انکر ھذا القول فھو متھم۔ جو اس قول سے انکار کرے۔ وہ متہم ہے۔ اسی

---

[1] رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی ذلک وابلغ الجزاف منتهاه کما قال لا قول یصح السبیل سواه حتی قال لا یمیل الیه الا قلیل العقل عدیم الدین اھ واللہ تعالیٰ یسامح المسلمین فانه جرح لزعمه بما لا حجة له فیه وقد رده علیه العلماء کما یظهر بالرجوع الی المواهب وشرحه واعظم ما تشبث به فی ذلک انه تعالیٰ قال مقاما محمودا ولم یقل مقعدا و المقام موضع القیام لا موضع القعود۔ قال الزرقانی واجیب بانه یصح علی ان المقام مصدر میمی لا اسم مکان اھ ای فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثک بعثا محمودا اقول وباللہ التوفیق علی ان زعمه بعد التواضع من تواضع للہ رفعه اللہ فالقعود انما یکون بعد القیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین یدی ربه تبارک وتعالیٰ علی قدم الخدمة فذلک المکان مقام محمود و مقعد محمود وکلام اللہ سبحٰنه وتعالیٰ ربما یقتصر علی بعض الشیء کما فی قوله تعالیٰ سبحٰن الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی وقد ثبت فی الاحادیث انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سجد بین یدی ربه تبارک وتعالیٰ ایاما اسبوعا او اسبوعین ثم یرفع راسه وانما سماه اللہ تعالیٰ مقاما محمودا لا مسجدا فان لم ینف بما ر السجود فلم ذا ینفی امر القعود قال الواحدی وانما قیل السلطان بعث فلانا فهم منه انه ارسله الی قوم لاصلاح مهماتهم ولا یفهم منه انه اجلسه مع نفسه۔ قال الزرقانی وهذا مردود بان هذا عادة یجوز تخلفها علی ان احوال الآخرة یبعثهم اللہ تعالیٰ فی جمعهم عنده لیحکم بینهم لا لیرسلهم الی قوم فجاز ان یکون معنا البعث بالاجلاس لا الارسال مع ان الارسال کما یجامع الجلوس کذا القیام عنده ولکن الهوس یاتی بالعجائب والحمل ان البعث من عنده هو الذی ذکره الواحدی والبعث من محل الحضور عنده انما یاتی فی الجلوس عنده کما لا یخفی۔ قال الزرقانی تحت قول الواحدی لا یمیل الیه الا قلیل مجازفة فی الکلام لا تلیق بالعالم فضلا عن عالم بعد ثبوت القول عن تابعی جلیل ومثله عن صحابیین ابن عباس وابن مسعود اھ قلت بل عن ثلثة ثالثهم ابن سلام کما نقلنا فی المتن رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین ثم بعد کتابتی هذا المحل رأیت الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وبهذا تم الهناء والحمد للہ ابدا قال الامام الجلیل الجلال فی الدر المنثور اخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ قال یجلسنی معه علی السریر وقد عرفنا من ههنا صدق ابن تیمیه فی قوله فی الثعلبی ان الواحدی صاحبه کان ابصر منه بالعربیة لکنه ابعد عن اتباع السلف اھ وانکان ابن تیمیه نفسه ابعد وابعد وبالجملة فاسمع ما اثرنا عن الامام ابی داؤد والامام الدارقطنی والامام العسقلانی فهم الائمة الاجلة الشان ویکفیک ان

تلتفت الی زعم من لیس کمثلهم فی هذا الشان والحمد للہ رب العالمین

خارج امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی۔ اور اس کے بیان میں چند اشعار[1] نظم کئے کما فی نسیم الریاض ابو الشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القیامۃ یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔ بیشک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائینگے) معالم میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے یُقعدہ علی الکرسی۔ اللہ تعالےٰ اُنھیں کرسی پر بٹھا ئیگا۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ والحمدُ للہ ربّ العٰلمین ہ

آیتِ عاشرہ۔ قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے۔ تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم کی شان سب انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحرِ زخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالےٰ نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقیر اوّل ان کے چند اخراجات ذکر کرکے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامّل اس وقت ذہنِ قاصر میں حاضر ہوئے۔ ظاہر کرے گا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیش پر اقتصار کا باعث ہُوا ہ

(۱) خلیل جلیل علیہ الصّلوٰۃ والتجیل سے نقل فرمایا۔ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ہ مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اُٹھائے جائیں۔ حبیبِ قریب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا۔ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ۔ جس دن خدا رسوا نہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مُسلمانوں کو)۔ حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارتِ عظمیٰ سے مشرف ہوئے ہ (۲) خلیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے تمنّائے وصال نقل کی۔ اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ ہ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ہ (۳) خلیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی آرزوئے ہدایت نقل فرمائی۔ سَیَھْدِیْنِ ہ حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا۔ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ہ خلیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے لئے آیا۔

---

[1] وہ اشعار یہ ہیں:۔ حدیث الشفاعۃ عن احمد الی احمد المصطفٰے لسندہ ہ وقد جاء الحدیث باقعادہ علی العرش ایضا فلا نجحدہ ہ امروا الحدیث علی وجہ ولا تدخلوا فیہ ما یفسدہ ہ ولا تنکروا انہ قاعد ولا تنکروا انہ یقعدہ ہ اوردھا فی النسیم کلا انہ جاء فی ذلک رحمہ اللہ تعالےٰ رحمۃ واسعۃ الی یومہ

فرشتے اُن کے معزز مہمان ہوئے۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۘ
حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے فرمایا۔ فرشتے اُنکے لشکری، سپاہی بنے۔ وَاَيَّدَهٗ
بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا۔ يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۘ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ (۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا۔ اُنہوں نے
خدا کی رضا چاہی۔ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے
بتایا۔ خُدا نے اُن کی رضا چاہی۔ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوفِ فرعون مصر سے تشریف لے جانا۔
بلفظِ فرار نقل فرمایا۔ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
کا ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا۔ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (۷) کلیم اللہ علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا۔ اور اسے سب پر ظاہر فرمایا۔ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ
لِمَا يُوْحٰى ۝ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ الی
اٰخر الاٰیات۔ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے فوق السمٰوات مکالمہ فرمایا۔ اور سب
سے چھپایا۔ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ (۸) داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا۔
لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝ خواہش کی پیروی نہ کرنا۔ کہ تجھے بہکا دے
خدا کی راہ سے۔ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا۔ وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا۔ وہ تو نہیں
مگر وحی کہ القا ہوتی ہے ۝ اب فقیر عرض کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق (۹) نوح و ہود علیہما الصلوٰۃ
والسلام سے دُعا نقل فرمائی۔ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ الٰہی میری مدد فرما بدلا اس کا
کہ اُنہوں نے مجھے جھٹلایا۔ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا
عَزِيْزًا ۝ اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد (۱۰) نوح و خلیل علیہما الصلوٰۃ والتسلیم
سے نقل فرمایا۔ اُنہوں نے اپنی اُمتوں کی دُعائے مغفرت کی۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا۔

له یہ لفظ دُعائے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں۔ اور دُعائے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لفظوں سے
ہے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝ دُعائے
خلیل کا حاصل اس میں خود تھا۔ لہٰذا اختصاراً اُسے دونوں حضرات کی طرف منسوب کیا ۝

اپنی اُمت کی مغفرت مانگو۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
(۱۱) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ اور اس سے اعلےٰ وارفع مژدہ ملا۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے۔ حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔ (۱۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا۔ انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفعِ عذاب میں بہت کوشش کی۔ يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ مگر حکم ہوا۔ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اے ابراہیم: اس خیال میں نہ پڑ)۔ عرض کی۔ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا۔ اس بستی میں لوط ہو ہے) حکم ہوا۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۔ ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا۔ جب تک اے رحمت عالم! تو ان میں تشریف فرما ہے۔ (۱۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ الٰہی! میری دعا قبول فرما)۔ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا۔ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ تمہارا رب فرماتا ہے۔ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا)۔ (۱۴) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درختِ دنیا پر ہوئی۔ نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ ۝ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ و فردوس اعلےٰ تک بیان فرمائی۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ (۱۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ؕ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی۔ اور اس سے منت عظمیٰ رکھی۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ (۱۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر جلوہ نور سے تجلی ہوئی۔ اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝

جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔ ابن ابی حاتم۔ ابن مردویہ۔ بزار۔ ابویعلی بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی ثُمَّ انْتَهٰى اِلَى السِّدْرَةِ فَغَشِيَهَا نُوْرُ الْخَلَّاقِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَلَّمَهٗ تَعَالٰى عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَلْ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ خالق عز وجل کا نور اس پر چھایا۔ اس وقت جل جلالہٗ نے حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے کلام کیا۔ اور فرمایا۔ مانگو اھ ملخصًا ۔ (۱۷) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا، سب سے برأت وقطعِ تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتالِ عمالقہ کا حکم دیا۔ اور انہوں نے نہ مانا۔ عرض کی۔ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا۔ مگر اپنا۔ اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرما دے ہم میں۔ اور اس گنہگار قوم میں۔ حبیب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ظلِّ وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ یہ شفاعتِ کبرٰے ہے۔ کہ تمام اہلِ موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔ (۱۸) ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لیے فرمایا۔ انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى ۝ اس پر حکم ہوا۔ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ط ڈرو نہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سنتا اور دیکھتا) و حبیب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا۔ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط (۱۹) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا۔ ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا۔ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اے مریم کے بیٹے عیسٰے! کیا تو نے لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو) ۔ معالم میں ہے۔ اس سوال پر خوفِ الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ کا بند بند کانپ اٹھیگا اور ہر بُنِ مُو سے خون کا فوارہ بہیگا پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالٰے تصدیق فرماتا ہے۔ حبیب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا۔ اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی۔ اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے بھی ہوا۔ مگر یہاں جو شان

لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے۔ قابل غور ہے۔ ارشاد فرمایا۔ عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اللہ تجھے معاف فرمائے۔ تُو نے اُنہیں کیوں اجازت دیدی۔ سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے۔ اور یہ محبت کا کلمہ پہلے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

(۲۰) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ اُنہوں نے اپنی اُمتیوں سے مدد طلب کی۔ فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ ط قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ط حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اُس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا۔ اور جو انہیں ملا۔ وہ کسی کو نہ ملا ؎

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ؎

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَكَرَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

ہیکل دوم میں لآلی متلالی احادیث جلیلہ

تابش اول چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرانی

حدیث اول

وحی اول ۔ حاکم بیہقی طبرانی آجری ابونعیم ابن عساکر امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لما اقترف ادم الخطیئۃ قال رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی۔ قال وكیف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مكتوبا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فعلمت انك

لہ وقال صحیح الاسناد واقرہ علیہ العلامۃ ابن امیر الحاج فی الحلیۃ و السبکی فی شفاء السقام اقول والذی تحرر عندی انہ لا ینزل عن درجۃ الحسن واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ ؎

لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یاادم ولولا محمد ما خلقتک وفی روایۃ عند الحاکم فقال اللہ تعالٰی صدقت یاادم انہ لاحب الخلق الی اذا سألتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما غفرت لک وما خلقتک یعنی آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اپنے رب سے عرض کی اے رب میرے صدقہ محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العلمین نے فرمایا۔ تونے محمد (صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم) کو کیونکر پہچانا ؟ عرض کی جب تُونے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔ اور مجھ میں اپنی روح ڈالی۔ مَیں نے سر اُٹھایا۔ تو عرش کے پایوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا پایا۔ جانا کہ تُونے اپنے نام کے ساتھ اُسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ اے آدم تُونے سچ کہا۔ بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ اب کہ تُونے اُس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا۔ تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں۔ اور اگر محمد (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) نہ ہوتا۔ تو میں تیری مغفرت نہ کرتا۔ نہ تجھے بناتا)۔ بیہقی وطبرانی کی روائت میں ہے۔ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے عرض کی۔ رَاَیْتُ فِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ اَکْرَمُ خَلْقِكَ عَلَیْكَ میں نے ہر جگہ جنت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا دیکھا۔ تو جانا۔ کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے)۔ آجر کی روائیت میں ہے۔ فعلمت انہٗ لیس احد اعظم قدرا عندک ممن جعلت اسمہ مع اسمک مجھے یقین ہوا۔ کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تُونے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے ۔

وحی دوم ۔ حاکم بافادۂ تصحیح[له] عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی اَوحی اللہ تعالٰے الیٰ عیسیٰ اَنْ اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَمُرْ مَن ادرکہ من امتک ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء

[له] واقرہ علیہ السبکی فی شفاء السقام واسلجہ البلقینی فی فتاویہ وکذا اجزم بصحتہ العلامۃ ابن حجر فی افضل القری **اقول** قد صرح المحقق ابن الھمام فی باب الاحرام من فتح القدیر ان الاقدام علی التحسین فرع معرفتہ حالا دھنا قلت فکیف بالتصحیح وانت تعلم ان من یعلم حجۃ علی من لا یعلم ۱۲ منہ

فاضطرب فکتبت علیہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فسکن اللہ تعالےٰ نے عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسےٰ ایمان لا محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر۔ اور تیری اُمت سے جو لوگ اُسکا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ اُس پر ایمان لائیں۔ کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا۔ میں آدم کو نہ پیدا کرتا۔ نہ جنت و دوزخ بناتا۔ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا۔ اُسے جنبش تھی۔ میں نے اُس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ دیا۔ ٹھیر گیا ہ

وحی سوم ۔ ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی۔ اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے۔ اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:۔ اِنْ کنتُ اتخذتُ ابراھیم خلیلًا فقد اتخذتُك حبیبًا۔ واِنْ کنتُ کلمتُ موسٰی فی الارض تکلیمًا۔ فقد کلمتُك فی السمآء۔ واِنْ کنتُ خلقتُ عیسٰی من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل اَنْ اخلق الخلق بالفی سنۃ ولقد وطأك فی السمآء موطئًا لم یطاہ احدٌ قبلك ولا یطاءہ احد بعدك۔ وان کنتُ اصطفیتُ اٰدم فقد ختمتُ بك الانبیآء وما خلقتُ خلقًا اکرم علیّ منك (وساق الحدیث الی ان قال) ظلّ عرشی فی القیامۃ علیك ممدود تاج الحمد علیٰ راسك معقود وقرنت اسمك مع اسمی فلا اُذکر فی موضع حتی تذکر معی۔ ولقد خلقتُ الدُّنیا واھلھا لاعرفھم کرامتك ومنزلتك عندی۔ ولولاك ما خلقتُ الدُّنیا

حدیث سوم

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا۔ تمہیں حبیب کیا۔ اور اگر موسےٰ سے زمین میں کلام فرمایا۔ تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اور اگر عیسےٰ کو روح القدس سے بنایا۔ تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے۔ جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا۔ نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو۔ اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا۔ تمہیں ختم الانبیاء کیا۔ اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا قیامت میں میرے

عرش کا سایہ تم پر گستردہ - اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ - تمہارا نام میں نے اپنے نام سے رلایا - کہ کہیں میری یاد نہ ہو - جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ - اور بیشک میں نے دُنیا واہلِ دُنیا کو اِس لئے بنایا - کہ جو عزّت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے - اُن پر ظاہر کروں - اگر تم نہ ہوتے - میں دُنیا کو نہ بناتا ۰

وحیِ چہارم - دیلمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی - حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں - اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاك ما خلقتُ الجنّة ولولاك ما خلقتُ النّار میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی - اللہ تعالٰے فرماتا ہے - اگر تم نہ ہوتے - میں جنّت کو نہ بناتا - اور اگر تم نہ ہوتے - میں دوزخ کو نہ بناتا - یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیل ہیں - تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا - جنّت ونار کس کے لئے ہوتیں - اور خود جنّت ونار اجزائے عالم سے ہیں - جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا - صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم

مقصود ذاتِ وست دگر جملگی طفیل ... منظور نور اوست دگر جملگی ظلام ۰

وحیِ پنجم - ابو نعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں - اوحی اللہ تعالٰی الی موسٰی نبی بنی اسرائیل انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلتہ النّار قال یا ربّ ومن احمدُ قال ما خلقت خلقًا اکرم علیّ منہ کتبت اسمہ معاسمی فی العرش قبل ان اخلق السّمٰوٰت والارض ان الجنّة محرّمة علٰی جمیع خلقی حتّٰی یدخلھا ھو واُمّتُہ قال ومن اُمّتہ قال الحمّادون (وذکر صفتھم ثم قال) قال اجعلنی نبی تلك الاُمّة. قال نبیّھا منھا قال اجعلنی من اُمّة ذٰلك النّبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینك وبینہ فی دار الخلد - اللہ تعالٰے نے موسٰے علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دیدے - کہ جو احمد کو نہ مانیگا اُسے دوزخ میں ڈالوں گا - عرض کی اے میرے ربّ احمد کون ہے؟ فرمایا - میں نے کوئی مخلوق اُس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزّت والی نہ بنائی - میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اُس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا - اور جب تک وہ اور اُس کی اُمّت داخل نہ ہولے

وحی پنجم - جنّت سب مخلوق پر حرام ہے جب تک حضور اور حضور کی اُمّت داخل نہ ہو ۰

جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا۔ عرض کی۔ الٰہی! اُس کی اُمت کون ہے؟ فرمایا۔ وہ بڑی حمد کرنے والی۔ اور اُن کی اَور صفاتِ جلیلہ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمائیں۔ عرض کی الٰہی مجھے اُس اُمت کا نبی کر۔ فرمایا۔ اُن کا نبی اُنہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی۔ الٰہی! مجھے اُس نبی کی اُمت میں کر۔ فرمایا۔ تو زمانہ میں مقدم اور وہ متاخر ہے۔ مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا ؎

وحی ششم۔ ابن عساکر وخطیب بغدادی انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنی وقال لی یا محمد! ھل غمک ان جعلتک اٰخر النبیین قلت لا (یارب[1])۔ قال فھل غم امتک ان جعلتھم اٰخر الامم۔ قلت لا (یا رب)۔ قال اخبر امتک انی جعلتھم اٰخر الامم لا فضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم۔ شبِ اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا۔ کہ مجھ میں اور اُس میں دو کمانوں بلکہ اِس سے کم کا فاصلہ رہا۔ رب نے مجھ سے فرمایا۔ اے محمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کیا تجھے کچھ بُرا معلوم ہُوا۔ کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا۔ عرض کی نہیں اے رب میرے! فرمایا۔ کیا تیری اُمت کو غم ہُوا۔ کہ میں نے اُنہیں سب اُمتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے۔ فرمایا۔ اپنی اُمت کو خبر دے۔ میں نے اُنہیں سب اُمتوں سے اس لئے پیچھے کیا۔ کہ اَور اُمتوں کو اُن کے سامنے رسوا کروں۔ اور اُنہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں ؎

وحی ہفتم۔ ابونعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابوہریرہ[2] رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے دلائل النبوۃ میں راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لما فرغت مما امرنی اللہ بہ من امر السموات قلت یا رب انہ لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمتہ جعلت ابراھیم خلیلا وموسٰی

---

[1] اللفظ لابن عساکر ولیست عندہ لفظۃ یا رب فی الموضعین انما زدتہ من عند الخطیب استعلاء ۱۲ منہ

[2] واضح ہو۔ کہ محدثین کے نزدیک تعدد صحابی سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

کلیما وسخرت لداؤد الجبال ولسلیمان الریاح والشیاطین واحییت لعیسٰی الموتیٰ فما جعلت لی؟ قال اولیس اعطیتک افضل من ذٰلک کلہ لا اُذکر اِلّا ذُکرتَ معی الحدیث۔ جب میں حسبِ ارشادِ الٰہی سیرِ سمٰوات سے فارغ ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے عرض کی۔ اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے۔ سب کو تُو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خلیل کیا۔ موسٰی (علیہ السلام) کو کلیم۔ داؤد (علیہ السلام) کے لئے پہاڑ مسخر کئے۔ سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا اور شیاطین۔ عیسٰی (علیہ السلام) کے لئے مُردے جلائے۔ میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا۔ کیا میں نے تجھے اِن سب سے بزرگی عطا نہ کی۔ کہ میری یاد نہ ہو جب تک تُو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔ اور اِس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے ۔ یہ لفظ حدیث انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہیں ۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یُوں ہے۔ رب جل جلالہٗ نے فرمایا۔ مَا اعطیتُک خیرٌ مِن ذٰلک اعطیتُک الکوثر وجعلتُ اسمَکَ مع اسمی ینادی بہ فی جوف السمآءِ (الیٰ ان قال) وخبأتُ شفاعتک ولم اخبأھا لنبیٍ غیرک۔ یعنی جو میں نے تجھے دیا۔ وہ ان سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا۔ اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوفِ آسمان میں اُس کی ندا ہوتی ہے۔ اور مَیں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے۔ اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی ۔

وحی ہشتم۔ امام اجل حکیم ترمذی وبیہقی وابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِتخذَ اللہُ ابراھیمَ خلیلا وموسٰی نجیًا واتخذنی حبیبًا ثم قال وعزتی وجلالی لاوثرن حبیبی علیٰ خلیلی ونجی۔ اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو خلیل اور مُوسےٰ کو نجی کیا۔ اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر فرمایا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بیشک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دوں گا ۔

وحی نہم۔ ابن عساکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال لی ربی عز وجل خلت ابراھیمَ خُلتی وکلمتُ موسٰی تکلیما واعطیتک یا محمدُ کفاحا مجھ سے میرے رب عز وجل نے فرمایا۔ مَیں نے ابرہیم کو اپنی خلت بخشی۔ اور مُوسےٰ سے کلام کیا۔

اور تجھے اے محمد اپنا مواجہہ عطا فرمایا، کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا ؏

وحی دہم۔ بیہقی وہب بن منبہ سے راوی ان اللہ تعالٰی اوحی فی الزبور یا داؤدُ انہ سیاتی بعدک من اسمہ احمد ومحمد صادقًا نبیًّا لا اغضب علیہ ابدًا ولا یعصینی ابدًا (الی قولہ) امّتُہٗ امۃ مرحومۃ اعطیتھم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیا وافترضت علیھم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیٰمۃ ونورھم مثل نور الانبیاءِ (الی ان قال) یا داؤدُ انّی فضّلتُ محمدًا وامّتہ علی الامم کلّھم الیٰ آخرہٖ اللہ تعالٰی نے زبور مقدس میں وحی بھیجی۔ اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا۔ اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی اُمت اُمتِ مرحومہ ہے۔ میں نے اُنہیں وہ نوافل عطا کئے۔ جو پیغمبروں کو دیئے۔ اور اُن پر وہ احکام فرض ٹھیرائے۔ جو انبیاء اور رسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پہ حاضر ہوں گے۔ کہ اُن کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد! میں نے محمد کو سب سے افضل کیا۔ اور اس کی اُمت کو تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم ؏

وحی یازدہم۔ ابو نعیم وبیہقی حضرت کعب احبار سے راوی اُن کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا۔ گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے۔ اور حضرت انبیاء بلائے گئے ہر نبی کے ساتھ اُس کی اُمت آئی۔ ہر نبی کے لئے دو نور ہیں۔ اور اُن کے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم بلائے گئے اُن کے سرِ[1] انور و رُوئے منور کے ہر بال سے جُدا جُدا نور کے بکے بلند ہیں۔ جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے۔ اور اُن کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دو نور ہیں۔ جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے۔ کعب نے خواب منکر فرمایا۔ باللہ الذی لآ اِلٰہ الا ھُوَ رایتَ ھذا فی منامک تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا کہا ہاں۔ والذی نفسی بیدہٖ انھا لصفۃ محمد وامّتہ وصفۃ الانبیاء

---

[1] یہاں صرف اسی قدر بیان میں آیا۔ ورنہ حضور کے سر انور سے پائے مقدس تک نور ہی نور ہوگا جیسا کہ تابش ۲ جلوہ ۲ ارشاد ۲۵ میں مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ

و اسمها فی کتاب اللہ تعالٰی فکانما قرأتہ فی التوراۃ قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک بعینہٖ کتاب اللہ میں یُوں ہی صفت لکھی ہے۔ محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور اُن کی اُمّت اور انبیاءِ سابقین اور اُن کی اُمّتوں کی گویا تُو نے توریت میں پڑھکر بیان کیا ۔

وحی دوازدہم۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں رسالہ میلاد و امام علامہ ابن طغربک سے ناقل مروی ہؤا آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کی۔ الٰہی تُو نے میری کُنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہؤا۔ اے آدم اپنا سر اُٹھا۔ آدم علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے سر اُٹھایا۔ سراپردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا نُور نظر آیا۔ عرض کی۔ الٰہی! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا۔ ھذا نور نبی من ذریتک اسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا ارضا۔ یہ نُور ایک نبی کا ہے۔ تیری ذرّیت یعنی اولاد سے اُس کا نام آسمان میں احمد ہے۔ اور زمین میں محمد۔ اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔ نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا ۔

وحی سیزدہم۔ وفیہ اعنی فی المواھب مروی ہؤا۔ جب آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جنت سے باہر آئے۔ ساقِ عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہؤا لکھا دیکھا۔ عرض کی۔ الٰہی یہ محمد کون ہے؟ فرمایا ھذا ولدک الذی لولاہ ما خلقتک۔ یہ تیرا بیٹا ہے۔ یہ اگر نہ ہوتا۔ میں تجھے نہ بناتا۔ عرض کی۔ الٰہی! اِس بیٹے کی حُرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہؤا۔ اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلے سے تمام اہل آسمان و زمین کی شفاعت کرتا۔ ہم قبول فرماتے ۔

وحی چہاردہم۔ امام ابن سبع و علامہ عزفی سیّدنا مولا علی کرّم اللہ تعالٰے وجہہ سے ناقل۔ ان اللہ تعالٰے قال لنبیہ من اجلک اسطح البطحاء وامَوج المَوج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب۔ یعنی اللہ تعالٰے نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے فرمایا

ٰ اقول باللہ التوفیق۔ جنت سے باہر آنا۔ اور خوفِ الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دلِ مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا۔ پھر اپنی لغزش کی یاد اور اس پر ندامت۔ اور اللہ جل جلالہٗ سے حیاء و خجالت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر اس وقت کی حالت احاطۂ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتی۔ ایسے حال میں اگر آدمی اگلی جانی پہچانی بات بھی فراموش کرے۔ تو بھلا جائے تعجب نہیں۔ فافہم۔ واللہ تعالٰے اعلم ۱۲

میں تیرے لئے بچھاتا ہوں۔ زمین اور موجزن کرتا ہوں دریا۔ اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا و سزا ذکرہ الزرقانی فی الشرح ان سب روایات کا حاصل وہی ہے۔ کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

وحی پانزدہم فی فتاوی الامام سراج الدین البلقینی اللہ تعالے نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے فرمایا۔ قد مننت علیك بسبعة اشیاء اولها انی لم اخلق فی السمٰوات والارض اکرم علی منك۔ میں نے تجھ پر سات احسان کئے اُن میں پہلا یہ ہے۔ کہ آسمان و زمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وحی شانزدہم۔ امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری اور مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔ حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا۔ الجنة حرام علی الانبیاء حتی تدخلها وعلی الامم حتی تدخلها امتك۔ جنت انبیاء پر حرام ہے۔ جب تک تم داخل نہ ہو۔ اور امتوں پر حرام ہے۔ جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

وحی ہفدہم۔ علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر بخیر البشر پھر قسطلانی و شامی و حلبی و دلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل رب العزت تبارک و تعالے کتاب شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرماتا ہے۔ عبدی الذی سرت به نفسی انزل علیه وحیی فیظهر فی الامم عدلی ویوصیهم الوصایا ولا یضحك ولا یسمع صوته فی الاسواق یفتح العیون العور والاذان الصم ویحیی القلوب الغلف وما اعطیه لا اعطی احدا مشفح یحمد الله حمدا جدیدا۔ میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے میں اس پر اپنی وحی اُتاروں گا۔ وہ تمام اُمتوں میں میرا عدل ظاہر کرے گا۔ اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا۔ بیجا نہ ہنسے گا۔ اور بازاروں میں اُس کی آواز نہ سنی جائے گی۔ اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دے گا۔ اور غافل دلوں کو زندہ کریگا۔ میں جو اسے عطا کروں گا۔ وہ کسی کو نہ دونگا۔ مشفح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔ مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہموزن و ہم معنی ہے۔ یعنی بکثرت و بار بار سراہا گیا۔

وحی ہجدہم۔ علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالے نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند

جنت انبیاء و امتوں پر حرام جب تک حضور داخل نہ ہوں

تورات میں تعظیم ذکر آنحضرت

آیات توریت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہٗ وتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یَا مُوْسٰی اَحْمِدْنِیْ اِذَا مَنَنْتُ عَلَیْکَ مَعَ کَلَامِیْ اِیَّاکَ بِالْاِیْمَانِ بِاَحْمَدَ وَلَوْ لَمْ تَقْبَلِ الْاِیْمَانَ بِاَحْمَدَ مَا جَاوَرْتَنِیْ فِیْ دَارِیْ وَلَا تَنَعَّمْتَ فِیْ جَنَّتِیْ یَا مُوْسٰی مَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِاَحْمَدَ مِنْ جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَمْ یُصَدِّقْهُ وَلَمْ یَشْتَقْ اِلَیْهِ کَانَتْ حَسَنَاتُهٗ مَرْدُوْدَةً عَلَیْهِ وَمَنَعْتُهٗ حِفْظَ الْحِکْمَةِ وَلَا اُدْخِلُ فِیْ قَلْبِهٖ نُوْرَ الْهُدٰی وَاَمْحُوْ اِسْمَهٗ مِنَ النُّبُوَّةِ یَا مُوْسٰی مَنْ اٰمَنَ بِاَحْمَدَ وَصَدَّقَهٗ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ وَمَنْ کَفَرَ بِاَحْمَدَ وَکَذَّبَهٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِیْ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اُولٰٓئِکَ هُمُ النَّادِمُوْنَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ ؂ اے موسےٰ میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا۔ کہ اپنی ہمکلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا۔ اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا۔ میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا۔ نہ میری جنت میں چین کرتا۔ اے موسےٰ تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے۔ اور اُس کی تصدیق نہ کرے۔ اور اُس کا مشتاق نہ ہو۔ اُس کی نیکیاں مردود ہوں گی۔ اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دونگا۔ اور اُس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا۔ اور اس کا نام دفتر انبیاء سے مٹا دونگا۔ اے موسےٰ جو احمد پر ایمان لائے۔ اور اس کی تصدیق کی۔ وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے۔ اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اُس کی تکذیب کی۔ وہی ہیں زیاں کار۔ وہی ہیں پشیمان۔ وہی ہیں بے خبر ؂ الحمد للہ یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں۔ اس عہد و پیمان کو جو آیۂ کریمہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ میں مذکور ہوا ؂

تذییل۔ بعض روایات میں ہے۔ حق عز جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے۔ یا محمد انت نور نوری وسر سری وکنوز ھدایتی وخزائن معرفتی جعلت فداک ملکی من العرش الی ماتحت الارضین کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد۔ اے محمد تو میرے نور کا نور ہے۔ اور میرے راز کا راز۔ اور میری ہدایت کی کان۔ اور میری معرفت کے خزانے میں نے اپنا ملک عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے۔ سب میری رضا چاہتے ہیں۔ اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد ؂ اللھم رب محمد صل علی محمد و اٰل محمد اسألک برضاک عن محمد ورضا محمد عنک ان ترضی عنا محمد او ترضی عنا محمد

آمین الہٰ محمد وصل علی محمد وآل محمد وبارک وسلم ۔

تابش دوم ارشاداتِ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابش تین جلووں سے شعشہ افگن :-

جلوۂ اول نصوص جلیہ مسئلہ علیہ

ارشادِ اوّل ۔ احمد بخاری ۔ مسلم ۔ ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ انا سید الناس یوم القیامۃ وھل تدرون مما ذٰلک یجمع اللہ الاوّلین والاٰخرین فی صعید واحد الحدیث بطولہ ۔ میں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں ۔ کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے ؟ اللہ تعالٰی سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدانِ وسیع میں جمع کرے گا ، پھر حدیثِ طویل شفاعت ارشاد فرمائی ۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے لئے ثرید وگوشت حاضر آیا ۔ حضور نے دستِ گوسفند کو ایک بار دندانِ اقدس سے مشرف کیا ۔ اور فرمایا ۔ انا سید الناس یوم القیامۃ (میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں) ۔ پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا ۔ اور فرمایا ۔ انا سید الناس یوم القیامۃ (میں قیامت کے دن سردارِ جہانیاں ہوں) ۔ جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی صحابہ[ل] وجہ نہیں پوچھتے ۔ فرمایا ۔ الا تقولون کیفہ

ل صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی ۔ معہذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے ۔ چون وچرا کی کیا مجال لہٰذا وجہ نہ پوچھی ۔ مگر یہ جانا ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادت کبریٰ کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہوتا کہ اوقع فی النفس ہو آخر جب صحابہ مقصود والا کو نہ سمجھے ۔ تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خود متنبہ فرماکر سوال کیا ۔ اور جواب ارشاد کیا ۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ۱۲

ف سیادت مطلقہ حضور اقدس کی احادیث حدیث نمبر (۱۴۱)

پوچھتے نہیں۔ کہ یہ کیونکر ہے۔ صحابہ نے عرض کی: کیف ھو یا رسول اللہ؟ ہاں اے اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے؟ فرمایا۔ یقوم الناس لرب العالمین۔ لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونگے۔ پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔ **ارشاد دوم**۔ مسلم۔ ابو داؤد ترمذی سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید ولد ادم یوم القیامۃ واول ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع۔ میں روزِ قیامت تمام آدمیوں کا سردار۔ اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا۔ اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو۔ **ارشاد سوم**۔ احمد ترمذی ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید ولد ادم یوم القیامۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی الحدیث۔ میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں۔ اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا۔ اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔ اور یہ براہ فخر نہیں کہتا۔ اس دن آدم اور ان کے سوا جتنے ہیں۔ سب میرے زیر لوا ہوں گے۔

ارشاد چہارم۔ دارمی بیہقی۔ ابو نعیم انس رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر۔ میں قیامت میں سردار مردمان ہوں۔ اور کچھ تفاخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور کچھ افتخار نہیں۔

ارشاد پنجم۔ حاکم و بیہقی کتاب الرویۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیامۃ ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا امشی ویمشی الناس معی حتی اٰتی باب الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا؟ فاقول محمد فیقال مرحبا بمحمد فاذا رایت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ۔ میں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں۔ اور کچھ افتخار نہیں۔ ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا۔ اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا۔ میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے۔ یہاں تک کہ درِ جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا۔ پوچھا جائیگا

کون ہے؟ میں کہوں گا محمد۔ کہا جائے گا مرحبا محمد کو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا۔ اُس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اُس کے وجہِ کریم کی طرف نظر کرتا ۔ **ارشادِ ششم** ۔ ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ارسلت الی الجن والانس والی کل احمر واسود واحلت لی الغنائم دون الانبیاء وجعلت لی الارض کلھا طھورا ومسجدا ونصرت بالرعب امامی شھرا واعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوز العرش خصصت بھا دون الانبیاء واعطیت المثانی مکان التوراۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور وفضلت بالمفصل وانا سید ولد اٰدم فی الدنیا والاٰخرۃ ولا فخر وانا اول تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر والی مفاتیح الجنۃ یوم القیامۃ ولا فخر وبی تفتح الشفاعۃ ولا فخر وانا سابق الخلق الی الجنۃ ولا فخر وانا امامھم وامتی بالاثر۔ میں جن و انس اور ہر سُرخ و سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا۔ اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھیری۔ اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی۔ اور مجھے سورہ بقر کی پچھلی کہ خزانہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں۔ یہ خاص میرا حصّہ تھا سب انبیاء سے جُدا۔ اور مجھے توراۃ کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سَو سے کم آیتیں ہیں۔ اور انجیل کی جگہ سَو سَو آیت والیاں اور زبور کے عوض حٰمٓ کی سورتیں اور مجھے مفصّل سے تفضیل دی گئی کہ سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ہے اور دُنیا و آخرت میں مَیں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ اور کچھ فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے مَیں اور میری امّت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ لوائے حمد ہوگا اور تمام انبیاء اُس کے نیچے۔ اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہی اختیار میں جنّت کی کنجیاں ہونگی۔ اور کچھ فخر نہیں۔ اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہو گی۔ اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں تمام مخلوق سے پہلے جنّت میں تشریف لے جاؤں گا۔ اور کچھ فخر نہیں۔ میں اُن سب کے آگے ہوں گا۔ اور میری اُمّت میرے پیچھے۔ **اللّٰھم اجعلنا منھم فیھم ومعھم**

بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ آمِيْن ؎ فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے۔ کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے۔ تاکہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل و خصائص پر مطلع رہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

حدیث ۱۹ **ارشاد ہفتم**۔ احمد بزار ابویعلی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والآخرین سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی لوگ آدم و نوح و خلیل و کلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس پھرتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہوں گے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰى سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلیگا۔ مگر تم اُس کے پاس حاضر ہو۔ جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔ لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہونگے حضور والا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے کے لئے بھیجیں گے۔ رب تبارک و تعالےٰ اذن دیگا۔ حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہینگے۔ رب عز مجدہ فرمائے گا۔ سر اٹھاؤ۔ اور عرض کرو۔ کہ مسموع ہوگی۔ اور شفاعت کرو۔ کہ قبول ہوگی۔ حضور اقدس (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) سر اٹھائیں گے۔ تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے۔ فوراً پھر سجدے میں گرینگے۔ ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔ رب جل وعلا پھر وہی کلمات لطف فرمائے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) سر مبارک اٹھائینگے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے۔ جبریل امین حضور کے بازو تھام کر روک لینگے۔ اسوقت حضور (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کریم سبحانہ سے عرض کرینگے۔ یَا رَبِّ جَعَلْتَنِيْ سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ اے رب میرے! تُو نے مجھے سردار بنی آدم کیا۔ اور کچھ فخر نہیں۔ الیٰ اٰخر الحدیث ؎

حدیث ۲۰ **ارشادِ ہشتم**۔ حاکم و بیہقی[1] فضائل الصحابہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی حضور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ ؎ میں تمام عالم کا سردار ہوں ؎

حدیث ۲۱ **ارشاد نہم**۔ دارمی ترمذی ابونعیم بسند حسن[2] عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے

---

[1] صححہ الحاکم قال ابن حجر المکی فی افضل القری واقرہ علیہ وفی الحدیث قصۃ قلت واما انا فانما اوردتہ فی المتابعات ۱۲ منہ

[2] تحسینہ ھو الذی حققہ السراج البلقینی فی فتاویہ کما اثر عنہ فی افضل القری وان خالف فیہ ابو عیسی رحمہ اللہ تعالےٰ ۱۲ منہ

راوی درِ اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے۔ حضور تشریف فرما ہوئے۔ اُنہیں اِس ذکر میں پایا۔ کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا حضرت موسےٰ سے بے واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا۔ اور عیسےٰ کلمۃُ اللہ و رُوح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا۔ آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پُرنور صلوات اللہ سلامہٗ علیہ قریب آئے۔ اور ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سُنا۔ کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں۔ اور موسےٰ نجی اللہ ہیں۔ اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں۔ اور عیسےٰ روح ہیں۔ اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں۔ اور آدم صفی اللہ ہیں۔ اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں۔ اِلَّا وَ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَ مَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ۔ سُن لو۔ اور میں اللہ تعالےٰ کا پیارا ہوں۔ اور کچھ فخر مقصود نہیں۔ اور میں روزِ قیامت لواء الحمد اُٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور اُن کے سوا سب ہوں گے۔ اور کچھ تفاخر نہیں۔ اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں۔ اور کچھ افتخار نہیں۔ اور سب سے پہلے میں دروازۂ جنّت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تعالےٰ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کرے گا۔ اور میرے ساتھ فقرائے مؤمنین ہوں گے۔ اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا۔ اور میں سب اگلے پچھلوں سے اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں۔ اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا ۞

ارشاد دہم۔ دارمی اور ترمذی[1] بافادۂ تحسین اور ابو یعلی و بیہقی و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَ اَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَ اَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا نَصَتُوْا وَ اَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَ اَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا یَئِسُوا الْکَرَامَۃَ وَ الْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَ لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ وَلُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ

صفحہ ۳۲

[1] ھو عند الترمذی مختصراً ۱۲ منہ

میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا۔ جب لوگ قبروں سے اُٹھینگے۔ اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ تعالے کے حضور چلیں گے۔ اور مَیں اُنکا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود رہ جائینگے اور مَیں اُنکا شفیع ہوں گا جب عرصۂ محشر میں روکے جائیں گے۔ اور مَیں اُنہیں بشارت دوں گا جب وہ نا اُمید ہو جائیں گے۔ عزت اور خزائنِ رحمت کی کُنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ اور لواءُ الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے ربّ کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد و پیش ہزار[۱] خادم دوڑتے ہوں گے۔ گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے۔ یا موتی ہیں بکھرے ہوئے ۞ **ارشاد یازدہم** ۔ بخاری تاریخ میں۔ اور دارمی بسندِ ثقات اور طبرانی اوسط میں۔ اور بیہقی و ابو نعیم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر۔ میں پیشوائے مُرسلین ہوں۔ اور کچھ تفاخر نہیں۔ اور مَیں خاتم النبیین ہوں۔ اور کچھ افتخار نہیں ۞ **ارشاد دوازدہم** ترمذی بافادہ تحسین حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللہ تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیوتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا۔ اللہ تعالے نے

حدیث ۱۱

حدیث ۱۲

---

[۱] اقول۔ ظاہرِ حدیث یہ ہے۔ کہ یہ خدام حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے گرد و پیش عرصاتِ محشر میں ہوں گے۔ اور وہاں دوسروں کےلئے خدام ہونا معلوم نہیں۔ فلا حاجۃ الی ما قال الزرقانی ان ھٰذہ الالف من جملۃ ما اعد لہ فقد روی ابن ابی الدنیا عن انس رفعہ ان اسفل اھل الجنۃ اجمعین درجۃ من یقوم لہ عشرۃ الاف خادم وعندہ ایضا عن ابی ھریرۃ ایضا قال ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ ولیس فیھم دنی من یغدو ویروح علیہ خمسۃ عشر الف خادما لیس منھم خادم الا معہ طرفۃ لیست مع صاحبہ اھ فان ھذا فی الجنۃ والذی لہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فیھا لا یعلمہ الا ربہ تبارک وتعالےٰ واللہ تعالےٰ اعلم۔ ۱۲ منہ

مخلوق پیدا کی۔ تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا۔ پھر اُن کے دو گروہ کئے۔ تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر اُن کے قبیلے بنائے۔ تو مجھے بہتر قبیلہ میں رکھا پھر اُن کے خاندان بنائے۔ تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوق الٰہی سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل ○

ارشاد سیزدہم حدیث ۱۵ ۔ طبرانی معجم اور بیہقی دلائل اور امام علامہ قاضی عیاض بہ سند خود شفا شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالیٰ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرھم قسما فذٰلک قولہ تعالےٰ اصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا فجعلنی فی خیرھا ثلثا وذٰلک قولہ تعالےٰ اصحاب المیمنۃ واصحاب المشئمۃ والسابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرھا قبیلۃ وذٰلک قولہ تعالےٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل فانا اتقٰی ولد اٰدم واکرمھم علی اللہ ولا فخر ثم جعل القبائل بیوتا فجعلنی من خیرھا بیتا وذٰلک قولہ تعالےٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

اللہ تعالےٰ نے خلق کی دو قسمیں کیں۔ تو مجھے بہتر قسم میں رکھا۔ اور یہ وہ بات ہے جو خدائے تعالےٰ نے فرمائی۔ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ تو میں دہنے ہاتھ والوں سے ہوں۔ اور میں سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں۔ پھر ان دو قسموں کے تین حصے کئے۔ تو مجھے بہتر حصے میں رکھا۔ اور یہ خدائے تعالےٰ کا وہ ارشاد ہے۔ کہ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے اور سابقین۔ تو میں سابقین میں ہوں۔ اور میں سب سابقین سے بہتر ہوں۔ پھر اُن حصوں کے قبیلے بنائے۔ تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ اور وہ خدائے تعالےٰ کا وہ فرمان ہے کہ ہم نے کیا تمھیں شاخیں اور قبیلے۔ (یعنی الی قولہ تعالےٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بیشک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے)۔ تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں۔ اور سب سے زیادہ اللہ کے یہاں عزت والا۔ اور کچھ فخر مراد نہیں۔ پھر ان قبیلوں کے

خاندان کئے۔ تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے۔ اے نبی کے گھر والو۔ اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے ۔ **ارشاد چہاردہم**۔ ابن عساکر و بزار بسندِ صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیارُ ولد آدم خمسۃ نوحٌ و ابراھیمُ و موسٰی و عیسٰی و محمدٌ و خیرُھم محمدٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین اولاد آدم پانچ ہیں۔ نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور ان سب بہتروں میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **تنبیہ** ان کے سوا اور نصوص واضحہ انشاء اللہ تعالیٰ جلوہ سوم و تابش چہارم میں آئیں گے۔ و باللہ التوفیق۔

جلوۂ دوم جلائل متعلقہ بآخرت

تابش اول و جلوۂ اول میں بھی بہت حدیثیں اس مطلب کی مثبت گزریں۔ ان سے غفلت نہ چاہئے۔ واللہ الہادی۔ **ارشاد پانزدہم** صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن الاٰخرون السابقون یوم القیامۃ (زاد مسلم) و نحن اول من یدخل الجنۃ ہم (زمانے میں) پچھلے۔ اور قیامت کے دن (ہر فضل[1] میں) اگلے ہیں۔ اور ہم سب سے پہلے داخلِ جنت ہونگے۔ **ارشاد شانزدہم**۔ اسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں۔ ھم تبع لنا یوم القیامۃ نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی لھم قبل الخلائق وہ قیامت میں ہمارے تابع ہوں گے۔ ہم دنیا میں پیچھے آئے۔ اور قیامت میں پیشی رکھیں گے تمام جہان سے پہلے

[1] قال الزرقانی فی کل شیئ ۱۲ منہ۔

ہمارے ہی لئے اللہ تعالٰے حکم فرمائے گا ۔ **ارشاد ہفدہم** ۔ دارمی عمرو بن قیس ۔
ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے
ہیں ۔ ان اللہ تعالٰے ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا فنحن الاٰخرون
ونحن السابقون یوم القیامۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ
وموسٰی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیامۃ الحدیث
یعنی جب رحمت خاص کا زمانہ آیا ۔ اللہ تعالٰے نے مجھے پیدا فرمایا ۔ اور میرے لئے کمال اختصار
کیا ۔ ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت سب میں اگلے ہیں ۔ اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں
فخر و ناز کو دخل نہیں ۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسٰے اللہ کے صفی اور میں اللہ کا حبیب
ہوں ۔ اور میرے ساتھ روزِ قیامت لوا الحمد ہوگا ۔ قولہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اختصر لی
اختصارا علما فرماتے ہیں ۔ یعنی [1] مجھے اختصارِ کلام بخشا ۔ کہ تھوڑے لفظ ہوں ۔ اور معنی کثیر ۔
یا میرے لئے زمانہ [2] مختصر کیا ۔ کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے ۔ اقول و باللہ
التوفیق ۔ یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں ۔ گناہ کم ہوں
نعمت باقی تک جلد پہنچیں ۔ یا [3] یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرما دیا ۔ کہ
اے امت محمد میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے ۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق
معاف کرو ۔ اور جنت کو چلے جاؤ ۔ یا یہ کہ [4] میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار
برس کی ہے ۔ اتنی مختصر کر دیگا ۔ کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے ۔ یا جیسے بجلی کوند گئی ۔ کما فی
الصحیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰے عنہ ۔ یا [5] یہ کہ قیامت کا دن کہ
پچاس ہزار برس کا ہے ۔ میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت
فرض پڑھتے ہیں ۔ کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان
وابن عدی والبغوی والبیہقی رضی اللہ تعالٰے عنہ ۔ یا [6] یہ کہ علوم و معارف جو
ہزارہا سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں ۔ میری چند روزہ خدمت گاری میں
میرے اصحاب پر منکشف فرما دیے ۔ یا [7] یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے
لئے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں
ہو لیا ۔ یا [8] یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اخبار گذشتہ و آئندہ کا روشن
مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر

ف حدیث اختصار کی ۱۲ شرحیں دو افادہ علماء اور دس از جانب مصنف حدیث ۲۹

اونٹ بھر جائیں۔ اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔ یا؎ یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا۔ کہ میں اُسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں کانما انظر الی کفی ھذہ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی وغیرہ۔ یا؎ یہ کہ میری اُمت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال ذٰلک فضلی اوتیہ من اشاء۔ یا؎ اگلی اُمتوں پر جو اعمالِ شاقہ طویلہ تھے اُن سے اٹھائے پچاس؎ نمازوں کی پانچ رہیں۔ اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی رُبع کا رُبع وعلیٰ ہٰذا القیاس والحمد للہ رب العالمین۔ یہ بھی حضور کے اختصارِ کلام سے ہے۔ کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد ہیجدہم۔ امام احمد و ابن؎ ماجہ و ابو داؤد و طیالسی و ابو یعلیٰ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ انہ لم یکن نبی الا لہ دعوۃ قد تنجزھا فی الدنیا وانی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد ادم یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر ادم فمن دونہ تحت لوائی ولا فخر ثم ساق حدیث الشفاعۃ الی ان قال) فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی مناد این احمد وامتہ نحن

؎ ھذا ایراد علی الالسن ووقع فی التفسیر فمنہم من ینسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی ومنہم من یعینہ الیہود کاٰخرین لکن رد علیہم الامام العلامۃ الجلال السیوطی قائلا انہ لم یفرض علی بنی اسرائیل خمسون صلوٰۃ قط بل ولا خمس صلوات ولم تجتمع الخمس الا لھٰذہ الامۃ وانما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث اھ وقام شیخ الاسلام ینتصر لہم بما ردہ علیہ الشمس الرملی قال وقد اخرج النسائی عن یزید ابی بن مالک عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث المعراج قول موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ تعالیٰ فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بہما واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

؎ ھو عند ابن ماجۃ مختصرا ۱۲ منہ

الاٰخرون الاوّلون نحن اٰخر الامم واوّل من یحاسب تتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرًا محجلین من اثر الطھور فیقول الامم کادت ھٰذہ الامۃ ان تکون انبیاء کلھا الحدیث ۔ یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دُعا تھی۔ کہ وُہ دُنیا میں کرچکا۔ اور مَیں نے اپنی دُعا روزِ قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے وُہ شفاعت ہے میری اُمّت کے لئے۔ اور مَیں قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں ۔ اور کچھ فخر مقصود نہیں۔ اور اوّل مَیں مرقدِ اطہر سے اُٹھوں گا۔ اور کچھ فخر منظور نہیں۔ اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا۔ اور کچھ افتخار نہیں۔ آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیرِ نشان ہوں گے ۔ اور کچھ تفاخر نہیں ۔ جب اللہ تعالےٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہیگا ایک منادی پکارے گا ۔ کہاں ہیں احمد اور اُن کی اُمّت ؛ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اوّل ہیں ہم سب اُمتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے ۔ تمام اُمتیں ہمارے لئے رستہ دیں گی ۔ ہم چلیں گے اثرِ وضو سے رخشندہ رُخ، تابندہ اعضا، سب اُمتیں کہیں گی قریب تھا ۔ کہ یہ اُمّت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے ۔ ؎

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد ۔۔۔ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ارشاد نوزدہم ۔ مالک بخاری مسلم ترمذی نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی ۔ میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے ۔ یعنی روزِ محشر حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آگے ہوں گے ۔ اور تمام اوّلین و آخرین حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پیچھے ۔

ارشادِ بستم ۲۰ ۔ ابن زنجویہ فضائل الاعمال میں کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تبعث ناقۃ ثمود لصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی توافی بہ المحشر قال معاذ وانت ترکب العضباء یا رسول اللہ؛ قال ترکبھا ابنتی و انا علی البراق اختصصت بہ من دون الانبیاء یومئذ و یبعث بلال علی ناقۃ من نوق الجنۃ ینادی علی ظھرھا بالاذان فاذا سمعت الانبیاء و اممھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان

ف سب اُمتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ ساری اُمت نبی ہوتی۔ حدیث ۳۱

حدیث ۳۲۔ ف احادیث متعلقہ حشر اور اسمیں ہر مرحلہ حضور ؐ کی تفضیل

محمد الرسول اللہ قالوا ونحن نشھد علیٰ ذٰلک یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا۔ وہ اپنی قبر سے اُسپر سوار ہو کر میدانِ حشر میں آئیں گے۔ **فقیر** کہتا ہے غفر اللہ تعالےٰ لہٗ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہیں فورًا اُن کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے۔ کہ اُس کے مقابل اُس کے لئے کیا ہے۔ اسی بنا پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی۔ اور یارسول اللہ حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضبا پر سوار ہوں گے۔ فرمایا۔ نہ۔ اُس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی۔ اور میں براق پر تشریف رکھوں گا۔ کہ اُس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا۔ اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حشر ہوگا۔ کہ عرصاتِ محشر میں اُس کی پشت پر اذان دیگا۔ جب انبیاء اور اُن کی اُمتیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنیں گے۔ سب بول اُٹھیں گے۔ کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔ سُبحان اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اوّلین و آخرین یکجا ہوں گے۔ اُس وقت بھی ہمارے آقائے نامدار والا سرکار کے نامِ پاک کی دوہائی پھرے گی۔ الحمد للہ۔ اس دن کھل جائے گا۔ کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ المنۃ للہ تعالےٰ۔ اُس دن موافق و مخالف پر روشن ہو جائے گا۔ کہ مالکِ یوم الدین ایک اللہ ہے۔ اور اُس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ۔

ف عرصاتِ محشر میں حضور کے مؤذن بلال ہوں گے حدیث ۴۲

ارشاد بست ویکم۔ ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ انا اوّل من تنشق عنہ الارض فاکسٰی حلّۃ من حلل الجنّۃ اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذٰلک المقام غیری۔ میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لے جاؤں گا۔ پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ میں عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا۔ جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا ۔

حدیث ۴۳

ارشاد بست و دوم۔ احمد دارمی ابونعیم واللفظ لہٗ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اوّل من یکسٰی ابراھیم ثم یقعد مستقبل العرش

حدیث ۴۴

ثم اُوتی بکسوتی فالبسها فاقوم عن یمینه مقاماً لا یقوم احد غیری یغبطنی فیه الاوّلون والآخرون ۔ سب سے پہلے ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے۔ پھر میری پوشاک حاضر کی جائے گی ۔میں پہنکر عرش کی دائیں طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا۔ اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائیں گے ٭ **اِرشاد بست و سوم**۔ بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ اُکسٰی حُلَّۃً من الجنّۃ لا یقوم لها البشر مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا۔ کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہوں گے ٭

ارشاد بست و چہارم ۔ طبری تفسیر میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً واللفظ لہٗ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی یرقٰی ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واُمّته علیٰ کوم فوق الناس۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی اُمّت روز قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے ٭ **ارشاد بست و پنجم** ۔ ابن جریر وابن مردویہ جابر[۱] بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ انا واُمّتی یوم القیامۃ علیٰ کوم مشرفین

حدیث ۲۳

حدیث ۲۴

حدیث ۲۵

---

[۱] تنبیہ ۔ اصل الحدیث عند مسلم فی باب اثبات الشفاعۃ من کتاب الایمان موقوفاً علیٰ جابر لکنہ وقع فیہ من الناسخین خبط وغلط فی جمیع الاصول حتیٰ خرج اللفظ عن حد المعقول ولفظہ ھٰکذا قال نجیٔ نحن یوم القیامۃ عن کذا وکذا انظر ای ذٰلک فوق الناس الحدیث وانما صوابہ کما افاد الامام القاضی عیاض وسبعۃ جماعۃ من العلماء واقرّ النووی فی المنهاج نجیٔ یوم القیامۃ علیٰ کوم والراوی اظلم علیہ ھٰذا الحرف فعبر عنہ بکذا وکذا وفسّرہ بقولہ ای فوق الناس وکتب علیہ انظر تنبیهاً لجمیع النقلۃ الکل ونسقوہ علیٰ انہ من متن الحدیث ثم استوضح ذٰلک القاضی لحدیث ابن عمر وحدیث کعب المذکورین قلت والعجب انہ ذھل عن حدیث جابر نفسہ وقد کان ایضاً عند الطبری کما رأیت ۱۲ منہ

مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا وَدَّ اَنَّہٗ مِنَّا الحدیث میں اور میری اُمّت روزِ قیامت بلندیوں پر ہوں گے۔ سب سے اُونچے کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جو تمنّا نہ کرے۔ کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا ۔

ارشاد بست و ششم ۔ صحیح مسلم شریف میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے تین سوال دیئے۔ میں نے دو بار عرض کی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ ۔ الٰہی میری اُمّت بخش دے۔ الٰہی میری اُمّت بخش دے۔ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ فِيْهِ الْخَلْقُ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ ۔ اور تیسرا اس دن کے لئے اُٹھا رکھا جس میں تمام خلق میری طرف نیازمند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (فائدہ) حدیث اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً الحدیث کو مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی۔ اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی۔ وَاِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَيَرْغَبُ فِيْ دُعَائِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ۔ یعنے حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی میری دُعا کے خواہشمند ہوں گے ۔

اَحادیث الشّفاعۃ ۔ شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں۔ اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اُس مبارک قامت شایانِ امامت سزاوارِ زعامت کے سوا کسی قد و بالا پر راست نہ آئی۔ نہ کسی نے بارگاہِ الٰہی میں اُن کے سوا یہ وجاہت عظمیٰ و محبوبیت کبرےٰ و اذنِ سفارش و اختیارِ گذارش کی دولت پائی۔ تو وہ سب حدیثیں تفضیل جمیل محبوب جلیل صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ پر دلیل۔ مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جس میں تصریحًا سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام[۱] کا عجز اور حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدرت بیان فرمائی ۔

اِرشاد بست و ہفتم ۔ حدیث موقف مفصّل مطوّل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی نے

[۱] شیخ محقق مولٰنا عبد الحق محدّث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث اوّلین شفاعت فرماتے ہیں:۔ صواب آنست کہ ہمہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین از درآمدن دریں مقام و اقدام بریں کار عاجز و قاصر۔ بجز سیّد المرسلین و امام النبیین کہ بنہایت قرب و عزّت و مکانت مخصوص است۔ و محمود و محبوب حضرتِ اوست ۱۲ منہ

حدیث ۳۹ ف۔ سب حضور کے نیازمند ہوں گے۔ یہاں تک کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ف احادیث شفاعت انبیاء کا عجز اور حضور کی قدرت حدیث ۴۰ و ۴۱

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے انس اور ترمذی و ابن خزیمہ نے ابو سعید خدری اور احمد و بزار و ابن حبان و ابویعلیٰ نے صدیق اکبر اور احمد و ابویعلیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً الی سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن مبارک و ابن ابی شیبہ و ابن ابی عاصم و طبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی۔ اِن سب[۱] کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے۔ لہٰذا میں اُن کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کرکے اِس جانفزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

ارشاد ہوتا ہے روزِ قیامت[۲] ا اللہ تعالےٰ اولین و آخرین کو ایک میدان وسیع و ہموار میں جمع کریگا۔ کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں۔ اور پکارنے والی کی آواز سُنیں ہ دن طویل ہوگا۔ و اور آفتاب کو اُس روز دس برس کی گرمی دینگے۔ پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کرینگے۔ یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائیگا۔ پسینے آنے شروع ہوں گے۔ قد آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جائیگا۔ پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا۔ یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے۔ اور غڑپ غڑپ کریں گے۔ جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ ا قُربِ آفتاب سے غم و کرب اُس درجہ کو پہنچے گا۔ کہ طاقت طاق ہوگی۔ تابِ تحمل باقی نہ رہیگی۔ ج رہ رہ کر تین گھبرا اٹھیں لوگوں کو اُٹھیں گی۔ ا آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو کِس حال کو پہنچے۔ کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے۔ جو رب کے پاس شفاعت کرے۔ یہ کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ ا پھر خود ہی تجویز کرینگے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں۔ اُن کے پاس چلا چاہئے۔ پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائینگے۔ د اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام

[۱] ہرچند یہ چھ صحابہ سے چھ حدیثیں ہیں مگر صرف دو ہی شمار میں آئیں۔ کہ حدیث ابوہریرہ اُسی کا تتمہ ہے جو ارشادِ اوّل میں گزری۔ اور حدیث ابو سعید اگرچہ ترمذی نے فضائل میں اُسی قدر مختصراً روایت کی۔ جتنی ارشاد سوم میں گذری۔ مگر تفسیر میں بعین سند مطولاً لائے جس کی وجہ سے یہ حدیث اُس کا تتمہ ہے اور حدیث صدیق اکبر بعینہٖ حدیث ارشاد پنجم ہے۔ اور حدیث ابن عباس حدیث ارشاد ہجدہم۔ لہٰذا اِن چار کا مکرر شمار نہ ہوا۔ اور صرف حدیث انس و حدیث سلمان تعداد میں آئیں۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم ۱۲

[۲] یہ حروف بحساب ابجد الف سے واؤ تک اُنھیں چھ حدیثوں کی طرف اشارہ ہیں کہ میں نے حدیث اوّل کو کہ میرے مطلب میں زیادہ مفصل ہے۔ اصل کیا۔ اور باقی پانچ میں جو زیادتیاں ہیں باشارہ حروف اُنھیں متمیز کر دیا۔ ۱۲ منہ

کی طرح بنا چاہتا ہے ا عرض کرینگے و اے باپ ہمارے ﻟ اے آدم آپ ابو البشر ہیں۔ اللہ تعالٰے نے آپ کو دستِ قدرت سے بنایا۔ اور اپنی روح آپ میں ڈالی۔ اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اور اپنی جنّت میں آپ کو رکھا ب اور سب چیزوں کے نام آپ کو سکھائے۔ د اور آپ کو اپنا صفی کیا۔ ﻟ آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ب کہ ہمیں اِس مکان سے نجات دے ا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کِس آفت میں ہیں۔ اور کِس حال کو پہنچے آدم علیہ الصّلٰوۃ والسّلام فرمائیں گے ب لست ھناکم ہ انہ لا یھمنی الیوم الا ا ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری۔ میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا۔ نہ آئندہ کبھی کرے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کا غم ہے۔ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ تم اور کِسی کے پاس جاؤ۔ و عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کِس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے د اپنے پدرِ ثانی ﻟ نوح کے پاس جاؤ ب کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالٰے نے زمین پر بھیجا۔ و وہ خدا کے شاکر بندے ہیں۔ ا لوگ نوح علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ اور عرض کرینگے۔ اے نوح و اے نبی اللہ ﻟ آپ اہلِ زمین کی طرف پہلے رسول ہیں۔ اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا۔ د اور آپ کو برگزیدہ کیا۔ اور آپ کی دُعا قبول فرمائی۔ کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔ ﻟ آپ دیکھتے نہیں۔ کہ ہم کِس بلا میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کِس حال کو پہنچے۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے۔ ۵ کہ ہمارا فیصلہ کرے۔ ا نوح علیہ الصّلٰوۃ والسّلام فرمائیں گے ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی ہ انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ﻟ ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری۔ میں اس قابل نہیں۔ یہ کام مجھ سے نہ نکلیگا۔ آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا۔ جو نہ اس سے پہلے کیا۔ اور نہ اس کے بعد کرے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ تم کسی اَور کے پاس جاؤ۔ و عرض کرینگے پھر آپ ہمیں کِس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائینگے۔ ب خلیل الرحمٰن ﻟ ابراہیم کے پاس جاؤ د کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے۔ ا لوگ ابراہیم علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کے پاس

حاضر ہوں گے ۔ عرض کرینگے ۔ و اے خلیل الرحمٰن اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اہلِ زمین میں
اُس کے خلیل ہیں ۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے ۔ ۵ کہ ہمارا فیصلہ کر دے ۔
ا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں ۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے ۔
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی ۵ ۷
یھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضباً لم یغضب قبلہ مثلہ
ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الیٰ غیری ۔ میں اس قابل نہیں
یہ کام میرے کرنے کا نہیں ۔ آج مجھے بس اپنی جان کا تردد ہے ۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ و
عرض کریں گے ۔ پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں ۔ فرمائیں گے ا تم موسیٰ کے پاس جاؤ ۔
ب وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی ۔ اور اس سے کلام فرمایا ۔ اور اپنا راز دار بنا کر قرب بخشا ۔
۵ اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا ۔ ا لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر
ہو کر عرض کریں گے ۔ اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں
اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی ۔ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے ۔
آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے ۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس صدمہ میں ہیں ۔ موسیٰ علیہ
الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ۔ ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی ھ اتر
لا یھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضباً لم یغضب قبلہ
مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الیٰ غیری
میں اس لائق نہیں ۔ یہ کام مجھ سے نہ ہوگا ۔ مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں ۔ میرے
رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا ۔ اور نہ کبھی کرے ۔ مجھے اپنی جان کی
فکر ہے ۔ مجھے اپنی جان کا خیال ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے ۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ
و عرض کرینگے ۔ پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں ۔ فرمائیں گے ا تم عیسیٰ کے پاس جاؤ
وہ اللہ کے بندے ہیں ۔ اور اس کے رسول ۔ اور اس کے کلمہ ۔ اور اس کی روح د کہ مادرزاد
اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے ۔ اور مردے جلاتے تھے ۔ ا لوگ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے پاس حاضر ہو کر عرض کرینگے ۔ اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ
اُس نے مریم کی طرف القا فرمایا ۔ اور اس کی طرف کی روح ہیں ۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں
سے کلام کیا ۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے ۔ کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے ۔ آپ

دیکھتے نہیں کہ ہم کس اندوہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمائیں گے ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی ۷ انہ لایھمنی الیوم الا نفسی ۱ ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری۔ میں اس لائق نہیں۔ یہ کام مجھ سے نہ نکلیگا۔ آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ کبھی ایسا کیا۔ نہ کرے۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا سوچ ہے۔ تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ وعرض کریں گے۔ پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے۔ ایتوا عبدا فتح اللہ علی یدیہ ویجئی فی ھذا الیوم امنا د انطلقوا الی سید ولد ادم فانہ اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ ب ایتوا محمدا ۷ ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ ا کان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفض الخاتم۔ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے۔ اور آج کے دن بےخوف و مطمئن ہے۔ اس کی طرف چلو۔ جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے۔ تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو۔ اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے۔ لوگ عرض کرینگے۔ نہ۔ فرمائیں گے۔ ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وقد حضر الیوم ا اذھبوا الی محمد د فلیشفع لکم الی ربکم۔ یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں۔ (تو جب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں۔ کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا۔) اور آج وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ تم انہیں کے پاس جاؤ۔ چاہئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اب وہ وقت آیا۔ کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاؤں چھوڑے چار طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بیکس پناہ خاتم دورہ رسالت فاتح باب شفاعت محبوب[۵۱] با وجاہت مطلوب بلند عزت ملجاء عاجزان ماوائے بیکسان

---

۵۱ یہ لفظ اس سفیہ کے رد میں ہیں جو شفاعت بالوجاہت وشفاعت بالمحبۃ کو نہیں مانتا۔ حالانکہ حقیقۃ اسباب شفاعت یہی ہیں۔ اور ان کے جو معنے اس نے تراشے وہ اس کی نری ریاندر زیاں (باقی حاشیہ بر صفحہ ۶۱)

مولائے دوجہان حضور پُرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات اللہ و ازکی تحیات اللہ و انمی برکات اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وعیالہ میں حاضر آئے۔ اور بہزاران ہزار نالہائے زار و دل بیقرار و چشم اشکبار گیں عرض کرتے ہیں۔ ایا محمد ویا نبی اللہ انت الذی فتح اللہ بك وجئت فی ھذا الیوم امنا! انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء اشفع لنا الی ربك فلیقض بیننا! الا تری الی ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا۔ اے محمد اے اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالٰے نے آپ سے فتح باب کیا۔ اور آج آپ آمن ومطمئن تشریف لائے۔ حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں۔ حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔ تب حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔ انا لھا وانا صاحبکم۔ میں شفاعت کے لئے ہوں۔ میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈ پھرے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارك وشرف ومجد وکرم۔ اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے۔ مُسلمان اسی قدر کو بنگاہِ ایمان دیکھے۔ اور اللہ حق جل وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے۔ کہ کیونکر اہلِ محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائیگا۔ اور دفعۃً

(بقیہ حاشیہ ۶۰) ہیں۔ پھر شفاعت بالاذن کا جو مطلب گھڑا محض باطل۔ اور اللہ تعالٰے کی جناب میں بے ادبی پر مشتمل۔ جیسا کہ حضرت والد قدس سرہ الماجد نے تذکیۃ الایقان اور دیگر علمائے اہل سنت نے اپنی تصانیف میں تحقیق فرمایا۔ پھر احادیث کثیرہ گواہ ہیں۔ کہ اس کے گھڑے ہوئے معنے ہرگز واقع نہ ہوں گے۔ تو اس نے اس پردے میں اصل شفاعت سے انکار کیا۔ کہ جو مانتا ہے وہ ہوگی نہیں اور جو ہوگی۔ اُسے مانتا نہیں۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ میں وجود انسان کا منکر نہیں۔ مگر لوگ جسے انسان کہتے ہیں۔ وہ معدوم ہے۔ موجود یہ ہے۔ کہ اس کے پانچ ہاتھ ہوں۔ اور بائیس کان ہوں۔ اور ستائیس ناکیں۔ اور چھتالیس منہ۔ اور پہاڑ پر چڑھ کر پیڑ پر بسیرا لیتا ہو۔ ہر عاقل جانے گا۔ کہ یہ احمق سرے سے انسان ہی کا منکر ہے۔ اگرچہ براہِ عیاری لفظ انسان کا مقر ہے۔ ۱۲ منہ

ف واقعہ شفاعت قابل غور ہے۔

بارگاہِ اقدس سیّد عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر نہ لائیگا۔ کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفع ہیں۔ ابتدائً یہیں آتے۔ تو شفاعت پاتے۔ مگر اوّلین و آخرین موافقین و مخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھُلتا کہ یہ منصب اعظم اِسی سیّد اکرم مولائے اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کا حصّۂ خاصّہ ہے۔ جس کا دامنِ رفیع جلیل و منیع تمام انبیاء و مرسلین کے دستِ ہمّت سے بلند و بالا ہے۔ پھر خیال کیجیے۔ کہ دُنیا میں لاکھوں کروروں کان اِس حدیث سے آشنا اور بیشمار بندے اِس حال کے شناسا عرصاتِ محشر میں صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و اولیائے کاملین و علمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے۔ پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بھُلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی پھر نوبت بنوبت حضراتِ انبیاء سے جواب سُنتے جائیں گے جب بھی خلق کو دھیان نہ آئیگا۔ کہ یہ وہی واقعہ ہے جو ہمیں مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو دیکھیے۔ وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائینگے۔ یہ کوئی نہ فرمائیگا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو۔ تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس ہے۔ یہ سارے سامان اُسی اظہار عظمت و اشتہار وجاہتِ محبوب باحرکت کی خاطر ہیں لیقضی اللہ امراً کان مفعولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ثانیاً**۔ سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا دیکھیے۔ یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور ابھی کا شمس کھُلا جاتا ہے۔ کہ سب نجوم رسالت و مصابیح نبوت میں افضل واعلےٰ واجل واجلی واعظم واولےٰ و بلند و بالا وہی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و بارک و شرف و مجد و کرم اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اوّلِ انبیاء و پدرِ انبیاء ہیں۔ اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے اعلیٰ و افضل۔ تو ان پر تفضیل والحمد للہ الملک الجلیل و **ارشاد بست و ہشتم**۔ احمد و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم و ابن ابی شیبہ بسند صحیح اُبی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں۔ اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور اُنکا شفاعت والا ہوں گا (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

حدیث ۱۲

حدیث ۴۳

ارشاد بست و نہم - امام احمد بسندِ صحیح انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں - انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذا جآء عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ھٰذہ الانبیاء قد جاءتک یا محمد یسئلون تدعو اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشآء لغظم ماھم فیہ فالخلق یلجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ واما الکافر فتغشاہ الموت قال یا عیسٰی انتظر حتی ارجع الیک فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی ما لم یلق ملک مصطفٰی ولا نبی مرسل الحدیث میں کھڑا ہوا اپنی اُمت کا انتظار کرتا ہوں گا۔ کہ صراط پر گذر جائے۔ اتنے میں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے کہ اے محمد یہ انبیا سائلِ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں۔ کہ حضور اللہ تعالٰے سے عرض کر دیں۔ وہ اُمتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کر دے۔ کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں پسینہ لگام کی مانند ہو گیا ہے (حدیث میں فرمایا مسلمان پر تو مثلِ زکام کے ہوگا۔ اور کافروں کو اس سے موت گھیر لیگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرمائیں گے۔ اے عیسٰی آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں۔ پھر حضور زیرِ عرش جا کر کھڑے ہونگے۔ وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا۔ نہ کسی نبی مرسل نے پایا ﴿

حدیث ۴۴

ارشاد سیم مسند احمد و صحیح مسلم میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں اٰتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن مَن انت؟ فاقول محمدٌ فیقول بک اُمرتُ ان لا افتح لاحدٍ قبلک۔ میں روزِ قیامت درِ جنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا۔ داروغہ عرض کرے گا کون ہے۔ میں فرماؤں گا محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم عرض کرے گا مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا۔ کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں ﴿ طبرانی کی روایت میں ہے۔ داروغہ قیام کر کے عرض کریگا۔ لا اقوم لاحد قبلک و لا اقوم لاحدٍ بعدک۔ نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھڑا ہوں۔ نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں)۔ اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لئے ﴿

حدیث ۴۵

ارشاد سی و یکم - ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر

ف احادیث متعلقہ شفاعت باب جنت۔ دخولِ جناں و رویتِ الٰہی و منازلِ بہشت اور ان سب امور میں حضور کی تفضیل

ف رضوان حضور کے سوا کسی کے لئے قیام نہ کریگا

میں سب سے پہلے جنّت میں رونق افروز ہونگا - اور کچھ فخر نہیں ❊ **ارشاد بست و دوم** صحیح مُسلم میں انس (حدیث ۲۲)
رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم فرماتے ہیں - انا اکثر
الانبیاء تبعًا و انا اول من یقرع باب الجنّۃ - روزِ قیامت میں سب انبیاء سے
کثرتِ اُمّت میں زائد ہوں گا - اور سب سے پہلے میں ہی جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا ❊
مُسلم کی دُوسری روایت یُوں ہے - انا اول النّاسِ یشفع فی الجنّۃ و انا اکثر الانبیاء
تبعا - میں جنّت میں سب سے پہلا شفیع ہوں - اور میرے پیرو سب انبیاء کی اُمّتوں سے
افزوں) ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی - انا اول من یدق باب الجنّۃ فلم
تسمع الاذان احسن من طنین الحلق علی تلک المصاریع - میں سب سے پہلے
جنّت کا دروازہ کوٹونگا زنجیروں کی جھنکار جو اُن کواڑوں پر ہو گی اِس سے بہتر آواز کبھی کان نے نہ سُنی
ارشاد بست و سوم صحیح ابن حبان میں اُنہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ (حدیث ۲۳)
وسلّم فرماتے ہیں - اِنّ لکلِ نبیٍ یوم القیامۃ منبرٌ من نورٍ و انی لعلی اطولھا
و انورھا فیجئ منادٍ ینادی این النبی الامی قال فیقول الانبیاء کلنا
نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی
قال فینزل محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتٰی یاتی باب الجنّۃ فیقرعہ
(وساق الحدیث الی ان قال) فیفتح لہ فیدخل فیتجلی لہ الرّب تبارک و
تعالٰی ولا یتجلی لشئ قبلہ فیخر لہ ساجدًا الحدیث - قیامت میں ہر نبی کے
لئے ایک منبر نُور کا ہوگا - اور میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہونگا - منادی آکر ندا کریگا
کہاں ہیں نبی اُمّی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم - انبیاء کہینگے ہم سب نبی اُمّی ہیں کسے یاد فرمایا
ہے - منادی واپس جائیگا - دوبارہ آکر یُوں ندا کریگا - کہاں ہیں نبی اُمّی عربی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلّم - اب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اپنے منبر اطہر سے اُتر کر جنّت کو تشریف لیجائینگے
دروازہ کھلوا کر اندر جائینگے - ربّ عزّ جلالہ اُن کے لئے تجلّی فرمائیگا - اور اِن سے پہلے کسی پر تجلّی نہ
کرے گا - حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے - صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم ❊
ارشاد بست و چہارم صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور سید (حدیث ۲۴)
المرسلین صلی اللہ تعالٰی فرماتے ہیں یُضرب الصراط بین ظھرانی جھنّم فاکون
اول من یجوز من الرسل بامتہ جب پشتِ جہنّم پر صراط رکھینگے - میں سب رسولوں

پہلے اپنی اُمت کو لے کر گزر فرمائیں گا۔ ارشاد سی و پنجم۔ صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ اور تصانیف طبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہم سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں یقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأتون ادم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک ولکن اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیأتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیأتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ الحدیث۔ ھذا حدیث مسلم وعند الباقین اذا جمع اللہ الاولین والاخرین وقضی بینھم وفرغ من القضاء یقول المؤمنون قد قضی بیننا ربنا وفرغ من القضاء فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون ادم خلقہ اللہ بیدہ وکلمہ فیأتونہ فیقولون قد قضی ربنا وفرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا فیقول ائتوا نوحا (وساق الحدیث الی ان قال) فیأتون عیسی فیقول ادلکم علی العربی الامی فیأتونی فیأذن اللہ لی ان اقوم الیہ فیثور (....)[۱] من اطیب ریح ما شمھا احد قط حتی اتی ربی فیشفعنی ویجعل لی نورا من شعر راسی الی ظفر قدمی یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور اُن کا فیصلہ ہو چکے گا جنت اُن سے نزدیک کی جائے گی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہونگے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ سے عرض کر کے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا دیجئے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام عذر کریں گے۔ اور فرمائینگے میں اس کام کا نہیں۔ تم نوح کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں۔ تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے۔ میں اس کام کا نہیں۔ مگر تم عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے۔ میں اس کام کا نہیں۔ مگر

---

[۱] ھنا لفظۃ اظلمت وانمحت فی نسختۃ الخصائص التی عندی فترکت لھا بیاضا رحم اللہ من ظفر بھا فاطلعنا علیھا ۱۲ منہ

تمہیں عرب والے نبی اُمی کی طرف راہ بتاتا ہوں - لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے - اللہ تعالٰے مجھے اذن دیگا میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوش بو مہکے گی - جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی - یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا - وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا - اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کر دے گا ۔

ارشاد سی و ششم - طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن اور دارقطنی - ابن النجار امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں الجنۃ محرمت علی الانبیاء حتی ادخلھا وحرمت علی الامم حتی تدخلھا امتی - جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں - اور اُمتوں پر حرام ہے جب تک میری اُمت نہ داخل ہو) - اسی طرح طبرانی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ۔ **ارشاد سی و ہفتم** - اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا - اس سے فرمایا - قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی - میں تجھے نہ چھوڑوں گا - یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا - امیر المومنین نے اس کے طمانچہ مارا - یہودی بارگاہ رسالت میں ناشی آیا - حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اس کو طمانچہ مارا ہے - راضی کر لو - اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا - بل یا یھودی ادم صفی اللہ ابراھیم خلیل اللہ و موسٰی نجی اللہ وعیسٰی روح اللہ وانا حبیب اللہ بل یا یھودی تسمی اللہ باسمین سمی بھما امتی ھو السلام وسمی بھا امتی المسلمین وھو المومن وسمی بھا امتی المومنین بل یا یھودی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی - بلکہ او یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسٰی نجی اللہ اور عیسٰی روح اللہ ہیں - اور میں حبیب اللہ ہوں - بلکہ او یہودی اللہ تعالٰے نے اپنے دو ناموں پر میری اُمت کے نام رکھے - اللہ تعالٰے سلام ہے - اور میری اُمت کا نام مسلمین رکھا - اللہ تعالٰے مومن ہے - اور میری اُمت کا نام مومنین رکھا - بلکہ او یہودی بہشت سب نبیوں پر حرام ہے - یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں - اور سب اُمتوں پر حرام ہے - یہاں تک کہ میری اُمت داخل ہو ۔ **ارشاد سی و ہشتم** - احمد - مسلم - ابوداؤد - ترمذی - نسائی - عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰے عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے

علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ وہ جنت کی ایک منزل ہے۔ کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایان نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا۔ اس پر میری شفاعت اُترے گی۔

حدیث ۳۸ و ۳۹ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ؛ وسیلہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اعلیٰ درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد ارجوا ان اکون ھو۔ بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا۔ مگر ایک مرد امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں (رواہ الترمذی)۔ علماء فرماتے ہیں۔ خدا و رسول جس بات کو بکلمہ امید و ترجی بیان فرمائیں۔ وہ یقینی الوقوع ہے۔ بلکہ بعض علماء نے فرمایا۔ کلام اولیاء میں بھی ربما تحقیق ہی کے لئے ہے۔ ذکرہ الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام شفاعتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۴۰ ارشاد سی ونہم عثمان بن سعید دارمی کتاب الرد علی الجہمیۃ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ رفعنی یوم القیمۃ فی اعلیٰ غرفۃ من جنات النعیم لیس فوقی الا حملۃ العرش۔ اللہ تعالیٰ مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائے گا۔ کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین

جلوۂ سوم ارشاداتِ انبیائے عظام و ملئکہ کرام علیٰ سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام

حدیث ۴۱ **ارشادِ چہلم**۔ ابن جریر ابن مردویہ ابن ابی حاتم بزار ابو یعلیٰ بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معراج کی حدیثِ طویل میں راوی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثناء کی۔ اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور پُر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلکم اثنی علی ربہ وانی مثن علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیٔ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاٰخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی

فالقًا وخاتمًا تم سب نے اپنے ربّ کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد اُس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا۔ اور کافۂ ناس کا رسول بنایا۔ خوش خبری دیتا اور ڈر سُناتا۔ اور مجھ پر قرآن اُتارا اُس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ اور میری اُمّت سب اُمّتوں سے بہتر اور اُمّت عادل اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی۔ اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا۔ اور مجھ سے میرا بوجھ اُتار لیا۔ اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا۔ اور مجھے فاتح بابِ رسالت وخاتم دورِ نبوت کیا) جب حضور اس خطبۂ جلیلہ سے فارغ ہوئے۔ ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے حضرات انبیاء سے فرمایا۔ بھٰذا افضلکم محمّد (اسی لئے محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے۔) پھر جب حضور اپنے رب سے ملے۔ ربِّ تبارکَ تعالےٰ نے فرمایا۔ سَلْ (مانگ کیا مانگتا ہے) حضور نے اور انبیاء کے فضائل عرض کئے۔ کہ تُو نے انہیں یہ کرامتیں دیں۔ حق جلّ وعلا نے حضور کے فضائلِ اعلےٰ واشرف ارشاد فرمائے۔ کہ تُمہیں یہ کچھ بخشا۔ حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا۔ فضّلنی ربّی (مجھے میرے رب نے افضل کیا۔) اور اپنے فضائل وخصائصِ عظیمہ بیان فرمائے۔ یہ حدیث دَو ورق طویل میں ہے

ارشاد چہل ویکم۔ حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی وابونعیم دلائل النبوۃ میں۔ اور ابن عساکر ودیلمی وابن لال اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال لی جبریل قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا فلم اجد رجلا افضل من محمّد ولم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم (جبریل نے مجھ سے عرض کی۔ میں نے پورب پچھم ساری زمین اُلٹ پلٹ کر دیکھی۔ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی خاندان خاندانِ بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا)۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔ نقلہ فی المواھب

ارشاد چہل ودوم۔ ابونعیم کتاب المعرفہ میں۔ اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی۔ ہم خدمتِ اقدس حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ سلّم علیّ ملک قال لم ازل استأذن ربّی فی لقائك حتّی کان ھٰذا اوان اذن لی انّی ابشرك انّه لیس احد اکرم علی اللّٰہ منك (مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی۔ مدّت سے میں اپنے

رب سے تمھیں حضور کی اجازت مانگتا تھا۔ یہاں تک کہ اب اُس نے اذن دیا۔ میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ❁ **ارشاد چہل وسوم۔**
امام ابو ذکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قصۂ ولادت اقدس میں فرماتی ہیں۔ مجھے تین شخص نظر آئے۔ گویا آفتاب اُنکے چہروں سے طلوع کرتا ہے۔ اُن میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک اپنے پروں میں چھپایا۔ اور گوشِ اقدس میں کچھ کہا۔ کہ میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سُنی۔ کہ عرض کرتا ہے۔ اَبْشِرْ یَا مُحَمَّد فما بقی لنبی علم الا و قد اعطیتہ فانت اکثرھم علما واشجعھم قلبا معک مفاتیح النصر قد البست الخوف والرعب لا یسمع احد بذکرک الا وجل فؤادہ وخاف قلبہ وان لم یرک یا خلیفۃ اللہ ۔ اے محمد مژدہ ہو۔ کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو۔ تو حضور اُن سب سے علم میں زائد۔ اور شجاعت میں فائق ہیں۔ جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں۔ حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے۔ جو حضور کا نام پاک سُنیگا۔ اُس کا جی ڈر جائے گا۔ اور دل سہم جائے گا۔ اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو۔ اے اللہ کے نائب) ابن عباس فرماتے ہیں کان ذلک رضوان خازن الجنان۔ یہ رضوان داروغۂ جنت تھے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام ❁ **ارشاد چہل وچہارم۔** احمد ترمذی عبد بن حمید ابن مردویہ بیہقی ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے بصورتِ موقوف اور ابن سعد عبداللہ بن عباس و اُم المومنین صدیقہ و اُم المومنین اُم سلمہ و اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہن سے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوعاً راوی شب اسرے جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا۔ وہ چمکا۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ ابمحمد تفعل ھذا (وفی المرفوع) الا تستحیین یا براق (وعند البزار) اسکنی (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس) فواللہ ما رکبک خلق قط اکرم علی اللہ منہ کیا محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی۔ اے براق تجھے شرم نہیں آتی ٹھیر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا۔ جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو فارفض عرقا (اس کہنے سے براق کو پسینہ چھوٹ پڑا۔) یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی۔ اور بیہقی و ابن جریر

وابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن ہاشم بن عتبہ عن انس یُوں روایت کی۔ کہ رُوح القدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا مہ یا براق فواللہ ما رکبک مثلہ۔ ہیں اے براق! اللہ کی قسم تجھ پر کوئی ان کا ہمرتبہ سوار نہ ہُوا)۔ اور یہی تینوں محدث ابن ابی حاتم وابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کانت الانبیاء ترکبھا قبلی مجھ سے پہلے انبیاء اُس پر سوار ہُوا کرتے تھے ۞ **ارشاد چہل و پنجم** ۔ آدم علیہ السّلام والصّلوٰۃ کا قول وحی اوّل میں گزرا۔ کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اور اس کی درگاہ میں سب سے قدرت وعزت میں بلند ہیں ۞ **ارشاد چہل و ششم** مسیح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا قول ارشاد ہفتم میں گزرا۔ کہ محمد صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سردار جملہ بنی آدم ہیں۔ احادیث **امامۃ الانبیاء** ۔ ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر دی۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنا امام الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا۔ اور جبریل امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے حضور کو امام کیا۔ اور جمیع انبیاء ومرسلین علیہم الصّلوٰۃ والتّسلیم نے اُسے پسند رکھا۔ تو ان حدیثوں کو ارشاد حضور والا وارشاد ملائکہ وارشاد انبیاء سب سے نسبت ہے۔ لہٰذا سب جلووں کے بعد انکی تجلی مناسب ہوئی۔ **ارشاد چہل و ہفتم** ۔ شب اسرا ے حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا انبیائے کرام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی امامت فرمانا۔ حدیث ابوہریرہ وحدیث انس وحدیث ابن عباس وحدیث ابن مسعود وحدیث ابی لیلیٰ وحدیث ابوسعید وحدیث ام ہانی وحدیث اُمّ المومنین صدیقہ وحدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہم واثر کعب احبار رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے مروی ہُوا۔ (ابوہریرہ) رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے صحیح مسلم میں ہے۔ حضور سید المرسلین صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے کو جماعت انبیاء میں دیکھا۔ موسیٰ وعیسیٰ وابراہیم علیہم الصّلوٰۃ والتّسلیم کو نماز پڑھتے پایا۔ فحانت الصّلوٰۃ فاممتھم پھر نماز کا وقت آیا۔ میں نے امامت فرمائی۔ (انس) رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے۔ جُمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حین اممتھم میرے لئے انبیاء جمع کئے گئے

سلہ عن ھذا المتن فی المواھب تصحیح مسلم من روایۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ولم ارہ فیہ عنہ انما ھو عندہ من ابی ھریرۃ وعجب ان الزرقانی ایضا اقرہ فاللہ تعالےٰ اعلم ۱۲ منہ

جبریل نے مجھے آگے کیا۔ میں نے امامت فرمائی۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے۔ فلم البث
الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن واقیمت الصلوٰۃ فقمنا
صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل فقدمنی فصلیت
بھم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد اتدری من صلی خلفک
قلت لا قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ۔ مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ کہ بہت
لوگ جمع ہو گئے۔ مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی۔ ہم سب صف باندھے منتظر تھے،
کہ کون امام ہوتا ہے۔ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا۔ میں نے نماز پڑھائی۔ سلام پھیرا۔ تو
جبریل نے عرض کی۔ حضور نے جانا یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ فرمایا۔ نہ۔ عرض
کی ہر نبی کہ خدا نے بھیجا۔ حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔ طبرانی، بیہقی وابن جریر وابن مردویہ کی
روایت موقوفہ میں ہے ثم بعث لہ آدم فمن دونہ من الانبیاء فامھم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے لئے آدم اور اُن کے بعد جتنے
نبی ہوئے سب اٹھائے گئے۔ حضور نے اُن کی امامت فرمائی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
(ابن عباس) رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے احمد وابونعیم وابن مردویہ بسند صحیح راوی جب حضور
مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ نماز کو کھڑے ہوئے۔ فاذا النبیون اجمعون یصلون
معہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ سارے انبیاء حضور کے ساتھ نماز میں ہیں۔ (ابن مسعود) رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے حسن بن عرفہ وابونعیم وابن عساکر نے روایت کی۔ میں مسجد تشریف لے گیا
انبیاء کو پہچانا۔ کوئی قیام میں ہے۔ کوئی رکوع میں۔ کوئی سجود میں۔ ثم اقیمت الصلوٰۃ
فاممتھم۔ پھر نماز برپا ہوئی۔ میں اُن سب کا امام ہوا۔ (ابویعلیٰ) رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سے طبرانی وابن مردویہ راوی حضور پُرنور، جبریل امین صلے اللہ تعالےٰ علیہما وسلم بیت المقدس
پہنچے۔ وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے۔ اُنہوں نے کہا۔ مرحبا بالنبی الاُمی۔ اور اُن میں
ایک پیر تشریف فرما تھے۔ حضور نے پوچھا۔ جبریل یہ کون ہیں؟ عرض کی۔ یہ حضور کے باپ
ابرہیم اور یہ موسےٰ وعیسےٰ ہیں۔ ثم اقیمت الصلوٰۃ فتدافعوا حتی قدموا
(محمدا) صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ پھر نماز قائم ہوئی۔ امامت ایک نے
دوسرے پر ڈالی۔ یہاں تک کہ سب نے ملکر محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو امام کیا
(ابوسعید) رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ابن اسحاق راوی ملاقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ

والسلام ذکر کرکے کہتے ہیں۔ فصلّی بھم ثم اُتی باناءٍ فیہ لبن حضور نے اُنہیں نماز پڑھائی۔ پھر ایک برتن میں دودھ حاضر کیا گیا۔ الحدیث (اُمّ ہانی) رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ابویعلٰی وابن عساکر راوی نشر لی رھط من الانبیاء فیھم ابراھیم وموسٰی وعیسٰی فصلّیت بھم ایک جماعت انبیاء جس میں ابراہیم وموسٰی وعیسٰی تھے۔ میرے لئے اُٹھائی گئی۔ میں نے اُنہیں نماز پڑھائی۔ اُمّھات المومنین واُمّ ہانی وابن عباس) رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ابن سعد[۱] نے روایت کی۔ رأیت الانبیاء جمعوا لی فرایت ابراھیم وموسٰی وعیسٰی فظننت انہ لابد لھم ان یکون لھم امام فقدّمنی جبریل حتّٰی صلّیت بین اید یھم۔ میں نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ انبیاء میرے لئے جمع کئے گئے۔ میں نے اُن میں خلیل وکلیم ومسیح کو بھی دیکھا۔ میں سمجھا۔ اس جماعت کا کوئی امام ضرور چاہیئے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا۔ میں نے اُن کی امامت فرمائی۔ (کعب احبار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) سے امام واسطی راوی فاذّن جبریل ونزلت الملٰئکۃ من السماء وحشر اللہ لہ المرسلین فصلّی النبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالملٰئکۃ والمرسلین۔ جبریل نے اذان کہی۔ اور آسمان سے فرشتے اُترے اور اللہ تعالٰی نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرما کر بھیجے۔ حضور نے ملٰئکہ ومرسلین کی امامت فرمائی۔ فائدہ۔ امامتِ ملٰئکہ کی دوسری حدیث انشاء اللہ تعالٰی تابشِ چہارم میں آئے گی۔ اور حدیث طویل ابی ہریرہ مذکور ارشاد چہلم میں ہے۔ دخل فصلّی

---

[۱] یہ حدیث وہی ہے کہ زیر ارشاد چہلم وچہارم گذری۔ ۱۲ وقع فی الدر المنثور للامام الجلیل الجلال السیوطی ما نصہ اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عبداللہ بن عمرو ام سلمۃ وعائشۃ و ام ہانی وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱ھ اقول نقل ابن عمر من خطاء الناسخ وصوابہ ابن عمرو فان الامام قال فی الخصائص الکبرٰی قال ابن سعد انا الواقدی حدثنی اسامۃ بن زید اللیثی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن ام سلمۃ الخ وقال فی آخرہ اخرج ابن عساکر اھ ظہرت منہ فائدۃ اخرٰی وھو ان ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما انما یرویہ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا فلا یعد مفرزا عنہا وفائدۃ اُخرٰی عن ابن عساکر انما اخرجہ بسندہ عن ابن سعد فلا ظہر ان یقال اخرج ابن سعد من طریقہ ابن عساکر واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ

مع الملٰئکۃ - اور ابن مردویہ راوی عن ھشام بن مردویہ راوی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لما اسری ب الی السماء اذن جبریل نظنت الملٰئکۃ انہ یصلی بھم فقدمنی فصلیت بالملٰئکۃ شب معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا - جبریل نے اذان دی - ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے - جبریل نے مجھے آگے کیا - میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی ۔

تذییل

ارشاد چہل و ہشتم - اسی میں منقول شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی - اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامۃ میں طمع کرتا ہوں - کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو -

ارشاد چہل و نہم - اسی میں منقول اما ترضون ان یکون ابراھیم وعیسی کلمۃ اللہ فیکم یوم القیمۃ ثم قال انھما فی امتی یوم القیمۃ - کیا تم راضی نہیں - کہ ابراہیم خلیل اللہ و عیسیٰ کلمۃ اللہ روزِ قیامت تم میں شمار کئے جائیں - پھر فرمایا - وہ دونوں روزِ قیامت میری اُمت ہوں گے ۔

ارشاد پنجاہم - افضل القرٰی میں فتاوائے امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبریل علیہ الصلٰوۃ نے حضور سے عرض کی - ابشر فانک خیر خلقہ و صفوتہ من البشر حباک اللہ بما لم یحب بہ احد من خلقہ لا ملکا مقربا و نبیا مرسلا الحدیث مژدہ ہو - کہ حضور بہترین خلقِ خدا ہیں اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا - اور وہ دیا کہ سارے جہان میں سے کسی کو نہ دیا - نہ کسی مقرب فرشتہ کو - نہ کسی مرسل نبی کو ۔

ارشاد پنجاہ و یکم - علامہ شمس الدین ابن الجزری اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے فرمایا - یا ابا الحسن ان محمدًا رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ وادم بین الماء والطین رؤف بالمؤمنین شفیع المذنبین

ارسلہ اللہ الیٰ کافۃ الخلق اجمعین۔ اے ابوالحسن بیشک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں۔ اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست وپا والوں کے پیشوا تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوئے۔ جبکہ آدم آب وگل میں تھے۔ مسلمانوں پر نہایت مہربان گنہگاروں کے شفیع اللہ تعالےٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ ودوم - بعض احادیث میں مذکور ہے۔ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک ولا نبی مرسل میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں۔ ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ

ارشاد پنجاہ وسوم - مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا۔ السلام علیک یا اوّل السلام علیک یا اٰخر السلام علیک یا ظاھر السلام علیک یا باطن۔ میں نے کہا۔ اے جبریل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں۔ مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں۔ عرض کی۔ میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔ اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے۔ اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں حضور کا اوّل نام رکھا۔ کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں۔ اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر۔ اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں۔ اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساقِ عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا۔ اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی۔ یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا۔ خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تاباں اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا۔ کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا۔ اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکار کیا۔ تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی ہو اللہ تعالےٰ حضور پر درود بھیجے۔ حضور کا رب محمود ہے۔ اور حضور محمد اور حضور کا رب اوّل وآخر وظاہر وباطن ہے۔ اور حضور اوّل وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ

الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت میں)۔ ھکذا النقل وقال روی التلمسانی عن ابن عباس وظاھرہ انہ خرجہ بسندہ الی ابن عباس فان ذلک ھو الذی یدل علیہ روی کما فی النسیم قال والله سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

تابش سوم طرق و روایات حدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے۔ جو کسی نبی و رسول نے نہ پائے۔ اور اُن کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل فرمانا ذکر فرمایا۔ یہ روایت متواتر المعنی ہے۔ امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اُسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔ ابو ذر ابن عمر ابن عباس۔ ابو ہریرہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہم پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کیے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کرکے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا۔ مگر سوا حدیث جابر و ابو ہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔ فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہٗ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ و بعیدہ سے اس کے طرق و روایات و شواہد و متابعات کو جمع کیا۔ تو اس وقت کی نظر میں اُسے چودہ صحابی کی روایت سے پایا۔ ابو ہریرہ حذیفہ ابو ذر ابو امامہ سائب بن یزید جابر بن عبد اللہ عبد اللہ بن عمرو ابو ذر ابن عباس ابو موسیٰ اشعری ابو سعید خدری مولیٰ علی عوف بن مالک عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔ ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کا مِلاً میرے پیش نظر ہے۔ امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے اُن خصائص و نفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے۔ سولہ سترہ تک پہنچایا۔ فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہٗ

لہ وجہ التردد ان الامام نص علی انہ تنتظم بھا ای بھذہ الاحادیث القریبۃ منہ

نے ان کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تمیں تک پایا۔ والحمد للہ رب العٰلمین یہ بھی انہیں دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے، کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے۔ ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اسوقت کمال تفحص کی فرصت۔ نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش میں داخل۔ اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرار پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق و شمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔ قصد کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز اس رسالہ اور اس کے بعد ان[۱] مسائل کثیرہ کے جواب سے جو حیدرآباد[۲] و بنگلور[۳] و پنجاب[۴] و سلطان پور[۵] و خیرآباد[۶] وغیرہا بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں۔ اور اس مسئلہ مونگیری کی وجہ سے بعایت الاقدام فالاقدام اُن کے جواب تعویق میں پڑے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۵:۔ سبع عشرۃ خصلۃ اھ لکن فیہا حدیث البزار عن ابن عباس فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ فاسلم وقال ونسیت الاخرٰی اھ وقد کان العد وقبل ذٰلک خمسۃ عشر فالحافظ ضم الخصلتین وجعلہا سبع عشرۃ وعندی فی عد المنیۃ خصلۃ بحیالہا تامل ظاہر لجواز ان تکون بعض ما عدت وقول الزرقانی ہی مبنیۃ فی روایۃ البیہقی فی الدلائل عن ابن عمر مرفوعا فضلت علی اٰدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم وکان ازواجی عونا لی وکان شیطان اٰدم کافرا وکانت زوجہ عونا علیہ اقول لا یعری عن بحث لان الکلام ہٰہنا فی التفضیل علی اٰدم وذٰلک فی التفضیل علی الانبیاء طرا واختصاصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باعانۃ الازواج من بین الانبیاء قاطبۃ یحتاج الی ثبت وبالجملۃ لا یلزم من ہٰذا ان تکون المنیۃ ہی ہٰذہ واذا لم یتبین الامر جاز ان تکون احدی ما مرت فلا یحسن عدہا مفرزۃ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا:۔ [۱] یعنی بست و ہفت مسئلہ چار دہ از حیدرآباد و چار از خیرآباد و پنج از ایں شہر و یک از بدایوں و باقی از باقی ۱۲ منہ۔ [۲] رسالہ مولوی عبدالعزیز صاحب قادری از پرگنہ ضلع حیدرآباد۔ [۳] رسالہ مولوی سید فخر الدین صاحب واعظ صوفی از اوکمنڈ نیلگری ۱۲ منہ۔ [۴] رسالہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب ملازم مسجد جامع کیمپ فیروزپور پنجاب ۱۲ منہ۔ [۵] رسالہ مولوی شیخ ولی محمد صاحب نقشہ نویس از محکمہ انجنیری سلطان پور اودھ ۱۲ منہ۔ [۶] رسالہ شیخ حسین بخش صاحب رضوی صوفی ۱۲ منہ۔

بحول اللہ تعالےٰ فراغ پاکر اس حدیث کے جمع طرق میں ایک رسالہ بنام البحث الفاحص
عن طرق حدیث الخصائص لکھوں۔ اور اس میں ہر طریق و روایت کو مفصل جداگانہ
نقل کرکے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں۔ وباللہ التوفیق لارب غیرہ۔ یہاں
بخوفِ تطویل صرف چند احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا۔ کہ مجھے سب
انبیاء پر ان وجوہ پر تفضیل ملی سب مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں۔ جو کسی نے نہ پائیں۔ کہ اس رسالہ
کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل۔ وللہ الحمد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مسلم
اور اس کے قریب بزار نے بسند جید اور ابن جریر و ابن ابی حاتم وابن مردویہ وبزار وابو یعلےٰ حدیث ۷۵
وبیہقی نے حدیث معراج میں روایت کی طریق اول میں ہے۔ فُضِّلْتُ علی الانبیاء بستٍّ
میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا)۔ دوم میں اس قدر اور زائد لم یعطہا احد
کان قبلی۔ مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے۔ سوم میں ہے۔ فضّلنی ربّی بستٍّ۔
مجھے میرے رب نے چھ باتوں سے تفضیل دی۔) حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے احمد
مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ بیہقی ابو نعیم راوی فضلنا علی الناس بثلث حدیث ۷۶
ہمیں تین وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی۔ ابو ذر دا سے طبرانی معجم کبیر میں راوی حدیث ۷۷
فُضِّلْتُ باربع۔ میں نے چار وجہ سے فضیلت پائی۔ ابو اسامہ کی حدیث بھی انہیں حدیث ۷۸
لفظوں سے شروع ہے۔ اخرجہ احمد والبیہقی سائب بن یزید فضلت علی حدیث ۷۹
الانبیاء بخمس۔ میں پانچ وجہ سے انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ رواہ الطبرانی
جابر بن عبداللہ اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی میں پانچ چیزیں دیا گیا۔ کہ حدیث ۸۰
مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی و عبداللہ بن عمرو
بن العاص عند احمد والبزار والبیہقی باسناد صحیح ابو ذر احمد دارمی ابن حدیث ۸۱
ابی شیبہ ابو یعلی ابو نعیم بیہقی بزار باسناد جید ابن عباس احمد والبخاری فی التاریخ حدیث ۸۲و۸۳
والطبرانی والثلثۃ الاخری فی حدیث بسند حسن ابو موسےٰ احمد وابن
ابی شیبۃ والطبرانی باسناد حسن ابو سعید الطبرانی فی الاوسط بسند حدیث ۸۴و۸۵
حسن مولیٰ علی عند البزار وابی نعیم ان چھ روایات میں بھی پانچ ہی حدیث ۸۶
چیزیں ذکر فرمائیں۔ کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ اول
وثانی میں احد قبلی ہے۔ ثالث میں من الانبیاء اور زائد باقیوں میں نبی

قبلی ہے۔ اور حاصل سب عبارتوں کا واحد۔ اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے
طریق دوم میں بے تعیین عدد ہے۔ اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء
مجھے وہ ملا۔ جو کسی نبی نے نہ پایا۔ اخرجہ ابن ابی شیبہ۔ طریق سوم میں ہے۔
اعطیت اربعا لم یعطھن احد من انبیاء اللہ تعالےٰ قبلی۔ مجھے چار
چیزیں عطا ہوئیں۔ کہ مجھ سے پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملیں۔ اخرجہ احمد والبیہقی
بسند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے طریق دوم میں ہے۔ فضلت
حدیث ۸۷ علی الانبیاء بخصلتین۔ میں دو باتوں سے تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ اخرجہ
البزار۔ عوف بن مالک کی حدیث میں بھی پانچ ہیں۔ مگر یوں کہ اعطینا اربعا لم
یعطھن احد کان قبلنا۔ ہمیں چار فضیلتیں ملیں۔ کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔
وسالت ربی الخامسۃ فاعطانیھا۔ اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی۔
اس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی وھی ماھی۔ اور وہ تو وہی ہے۔ یعنی اس پانچویں کی خوبی
کا کہنا ہی کیا ہے)۔ پھر چار بیان فرماکر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی سالت ربی ان
لایلقاہ عبد من امتی یوحدہ الا ادخلہ الجنۃ۔ میں نے اپنے رب
سے مانگا۔ میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے۔ مگر یہ کہ اس کو داخل
بہشت فرمائے۔ اخرجہ ابو یعلی عبادہ بن صامت ان النبی صلی اللہ تعالےٰ
حدیث ۸۸ علیہ وسلم خرج فقال ان جبریل اتانی فقال اخرج فحدث بنعمۃ
اللہ التی انعم بھا علیک فبشرنی بعشر لم یؤتھا نبی قبلی۔ جبریل نے
میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی۔ باہر جلوہ فرماکر اللہ تعالےٰ کے وہ احسان جو حضور پر کئے ہیں
بیان فرمائیے۔ پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا۔ کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ اخرجہ
ابن ابی حاتم وعثمٰن بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجھمیۃ وابو نعیم
ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں۔ کہیں دو
فرماتے ہیں۔ کہیں تین۔ کہیں چار۔ کہیں پانچ۔ کہیں چھ۔ کہیں دس[۵۱]۔ اور حقیقۃً سو اور

---

[۵۱] عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تین[۳] خاصے جمع ہوئے۔ کما مر اور دو
سے دس تک جو اعداد حدیثوں میں آئے۔ انہیں جمع کیجئے۔ تو تین[۳] ہی آتے ہیں۔ ۱۲ منہ

دو سو پر بھی انتہا نہیں - امام علامہ[1] جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبرےٰ میں ڈھائی سو کے قریب حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خصائص جمع کئے - اور یہ صرف انکا علم تھا - ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے - اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے - پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں - جس قدر حضور اپنے فضائل و خصائص جانتے ہیں - دوسرا کیا جانیگا - اور حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا اُن کا مالک و مولیٰ جل وعلا ان الٰی ربك المنتھٰی جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ و جلائل غالیہ دیے - اور بے حد و بیشمار ابد الآباد کے لئے رکھے - وللاٰخرۃ خیر لك من الاولیٰ - اسی لئے حدیث میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں - یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی - اے ابوبکر مجھے ٹھیک ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا - ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات ؎

ترا چناں کہ توئی دیدہ کجا بیند
بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِیْن

تابشِ چہارم آثارِ صحابہ و بقیّہ موعودات خطبہ

روایت اولےٰ - بیہقی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ان محمدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اکرم الخلق علی اللہ یوم القیامۃ - بیشک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالےٰ کے حضور تمام مخلوقِ الٰہی سے عزت و کرامت میں زائد ہیں ؂

[1] حضرت والد قدس سرہ الماجد نے بھی النقادۃ النقویہ فی الخصائص النبویہ میں ایک جملہ صالحہ ذکر فرمایا - جزا اللہ علماء الامۃ خیر جزاء آمین ۱۲ منہ

روایت دوم - احمد بزار طبرانی بسندِ ثقات اسی جناب سے راوی ان اللہ تعالیٰ
حدیث ۹۰ نظر الیٰ قلوب العباد فاختار منہا قلب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم فاصطفاہ لنفسہ - اللہ تعالےٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی - تو اُن میں سے
محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا - اسے اپنی ذات کریم کیلئے چن لیا ۞

روایت سوم - دارمی و بیہقی عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی
حدیث ۹۱ ان اکرم خلیقۃ اللہ علی اللہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بیشک اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ و وجاہت والے ابو القاسم
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں ۞

روایتِ چہارم - ابن سعد بطریق عامر شعبی عبد الرحمٰن بن زید بن الخطاب سے
راوی زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے - میں شام میں تھا - ایک راہب کے پاس گیا - اور
اس سے کہا - مجھے بُت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے - کہا - تو تُم دین
حدیث ۹۲ ابراہیم چاہتے ہو - اے اہلِ مکہ کے بھائی تم وہ دین مانگتے ہو - جو آج کہیں نہیں ملے گا -
اپنے شہر کو چلے جاؤ - فان نبیًا یبعث من قومک بلدک یأتی بدین
ابراھیم بالحنیفۃ وھو اکرم الخلق علی اللہ کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں
ایک نبی مبعوث ہوگا - وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دین حنیف لائیگا - وہ تمام جہان سے
زیادہ اللہ تعالےٰ کو عزیز ہے - یہ زید بن عمرو موحدانِ جاہلیت سے ہیں - اور ان کے صاحبزادے
سعید بن زید اجلہ صحابہ و عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین ۞

روایت پنجم - ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابو نعیم و خرائطی
ف حدیث قصہ بحیرا - حدیث ۹۳ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ابو طالب چند سرداران قریش کے ساتھ مُلکِ
شام کو گئے حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے -
جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اُترے - راہب صومعہ سے نکل کر اُن کے پاس
اور اُس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا تھا - راہب نہ آتا - نہ اصلًا ملتفت ہوتا - اب کی بار خود آیا -
اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہُوا حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا - حضور اقدس کا

لہ حجۃ ابن حجر فی شرح الہمزیۃ

دستِ مبارک تھام کر بولا هٰذا سَیِّدُ العَالَمِین هٰذا رسولُ ربِّ العَالَمِین یبعثه الله رحمة للعالمین یہ تمام جہان کے سردار ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں تمام عالم کے لئے رحمت بھیجیگا)۔ سردارانِ قریش نے کہا۔ تجھے کیا معلوم ہے۔ کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے۔ اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے۔ اور میں انہیں مُہرِ نبوت سے پہچانتا ہوں۔ اُن کے استخوانِ شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا۔ اور قافلہ کے لئے کھانا لایا۔ حضور تشریف نہ رکھتے تھے۔ آدمی طلب کو گیا۔ تشریف لائے۔ ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا۔ اُنظروا الیه غمامة تظلله (وہ دیکھو ابر اُن پر سایہ کئے ہے) قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جگہ نہ پائی۔ دھوپ میں تشریف فرما ہوئے۔ فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا۔ اُنظروا الیٰ فی الشجرة مال الیه (وہ دیکھو۔ پیڑ کا سایہ اُن کی طرف جھکتا ہے)

شیخ محقق نے لمعات میں فرمایا۔ امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

حدیث ۱۴ **روایتِ ششم**۔ ابو نعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے۔ ہاتف جن نے انہیں بعثت حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا۔ کہا۔ قد صدقوك یخرج من الحرم ومهاجره الحرم وهو خیر الانبیاء۔ جنوں نے تجھ سے سچ کہا۔ حرم سے ظاہر ہوں گے۔ اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے۔ اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں۔

حدیث ۱۵ **روایت ہفتم**۔ ابن عساکر ابو نعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی ہم ایک شب اپنے بُت کے پاس تھے۔ اور اُسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا۔ ناگاہ ہاتف نے پکارا

یا ایها الناس ذوی الاصنام ما انتم وطائش الاحلام
ومسند الحکم الی الاصنام هٰذا النبی سید الانام
اعدل ذی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام
مستعلن فی البلد الحرام

اے بُت پرستو! کیا حال ہے تمہارا اور یہ کم عقلیاں اور پتھروں کو پنچ بنانا یہ ہے نبی تمام جہان

کا سردار ہر حاکم سے زیادہ عادل نُور و اسلام کا آشکارا کر نیوالا حرم محترم میں ظہور فرمانے والا) ہم سب ڈر کر بُت کو چھوڑ گئے - اور اس شعر کے چرچے رہے - یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی - حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے - مَیں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہُوا ۔

روایت ہشتم - خرائطی و ابن عساکر مرداس بن قیس دَوسی رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ہیں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہُوا حضور کے پاس کہانت کا ذکر تھا - کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہو گئی - میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے - مَیں حضور میں عرض کروں - ہماری ایک کنیز تھی خاصہ نام - کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی - ایک دن آکر بولی - اے گروہِ دَوس! تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو؟ ہم نے کہا - بات کیا ہے؟ کہا مَیں بکریاں چراتی تھی - دفعتہً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا - اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے - مجھے حمل کا گمان ہے - جب ولادت کے دن قریب آئے - ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی - بس کے کتّے کے سے کان تھے - وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا - اور جو کچھ کہتا اُس میں فرق نہ آتا - ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا - اور تہبند پھینک دیا - اور بلند آواز سے چلایا - اے خرابی! خدا کی قسم - اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں - اُن میں خوبصورت خوبصورت نوعمر یمنی کہ ہم سوار ہوئے - ویسا ہی پایا - سواروں کو بھگایا غنیمت لُوٹی - جب حضور کی بعثت ہوئی - اُس دن سے جو خبریں دیتا - جھوٹ ہوتیں - ہم نے کہا - تیرا بُرا ہو - یہ کیا حال ہے؟ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا - اب کیوں جھوٹ بولتا ہے - مجھے اس گھر میں تین دن بند کر دو - ہم نے ایسا ہی کیا - تین دن پیچھے کھولا - دیکھیں - تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے - بولا - اے قوم دَوس! حُرِسَتِ السَّمَاءُ و خَرَجَ خَیْرُ الْاَنْبِیَاءِ - آسمان پر پہرہ مقرر ہُوا - اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا - ہم نے کہا - کہاں؟ کہا - مکہ میں - اور مَیں مرنے کو ہُوں - مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا - مجھ میں آگ بھڑک اُٹھیگی - جب ایسا دیکھو باسمک اللّٰھم کہکر مجھے تین پتھر مارنا - مَیں بجھ جاؤنگا ہم نے ایسا ہی کیا - چند روز بعد حاجی لوگ آئے - اور ظہورِ حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خبر لائے -) اگرچہ یہ قول اُس جنّی اور حقیقۃً اُس جن کا تھا جس نے اُسے خبر دی - مگر ممکن تھا کہ اُسے

حدیث ۹۲ ذکر ایک جنی کا واقعہ

احادیث مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم میں گنا جاتا - کہ حضور نے سُنا - اور انکار نہ فرمایا۔ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم ؎

روایت نہم - ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے حدیث حدیث ۹۷
طویل میلاد جمیل میں راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں - جب حملِ اقدس میں چھ مہینے گزرے - ایک شخص نے سوتے میں مجھے ٹھوکر ماری اور کہا - یَا اٰمِنَةُ اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعَالَمِيْنَ طُرًّا فَاِذَا وَلَدْتِهٖ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا - اے آمنہ تمہارے حمل میں وُہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے - جب وہ پیدا ہوں - اُن کا نام محمد رکھنا - صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ؎

روایت دہم - ابونعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہم سے راوی حضرت حدیث ۹۸ و ۹۹
آمنہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے ایامِ حملِ مقدس میں خواب دیکھا - کوئی کہنے والا کہتا ہے - اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَسَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا وَلَدْتِهٖ فَسَمِّيْهِ اَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا تمہارے حمل میں بہترین عالم وسردارِ عالمیاں ہیں - جب پیدا ہوں - تو اُن کا نام احمد ومحمد رکھنا - صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ؎

روایت یازدہم - ابن سعد وحسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی - حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالٰے علیہا سے فرمایا - مجھ سے خواب میں کہا گیا اِنَّكِ سَتَلِدِيْنَ غُلَامًا فَسَمِّيْهِ اَحْمَدَ وَهُوَ سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا - اُن کا نام احمد رکھنا - وہ تمام عالم کے سردار ہیں - صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم ؎

روایت دوازدہم - بزار[1] حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰے وجہہ الکریم سے راوی لَمَّا اَرَادَ اللهُ اَنْ يُّعَلِّمَ رَسُوْلَهُ الْاَذَانَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ بِدَابَّةٍ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ وَذَكَرَ جِمَاحَهَا وَتَسْكِيْنَ جِبْرِيْلَ اِيَّاهَا قَالَ فَرَكِبَهَا حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْحِجَابِ الَّذِيْ يَلِي الرَّحْمٰنَ) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فِيْهِ ذِكْرُ تَاذِيْنِ الْمَلَكِ وَتَصْدِيْقِ اللهِ تعالٰے عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ فَاَمَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ فِيْهِمْ اٰدَمُ وَ

---

[1] یہ حدیث اُس حدیثِ مرتضوی کا تتمہ ہے جو زیر ارشاد چہل وچہارم گزری - لہٰذا جدا شمار نہ ہوئی ۱۲ منہ

نوح[۱] فیومئذٍ اکمل اللہ لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الشرف علیٰ اھل السمٰوٰت والارض جب حق جل وعلا نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی جبریل براق لیکر حاضر ہوئے حضور سوار ہو کر اُس حجاب[۲] عظمت تک پہنچے جو رحمٰن[۳] جل مجدہ کے نزدیک ہے پردے سے ایک فرشتہ نکلا۔ اور اذان کہی حق عز وجلالہٗ نے ہر کلمہ پر مؤذن کی تصدیق فرمائی پھر فرشتے نے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا حضور نے تمام اہلِ سمٰوات کی امامت فرمائی جن میں آدم و نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی شامل تھے۔ اُس روز حق تبارک وتعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف عام اہلِ آسمان و زمین پر کامل کردیا۔) ۴ اسی کی مثل ابونعیم نے بطریق امام محمد ابن حنفیہ ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی۔ اُس کے اخیر میں ہے۔

ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقدم فام اھل السماء فتم له الشرف علیٰ سائر الخلق۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا۔ آگے بڑھئے حضور نے تمام اہلِ آسمان کی امامت فرمائی۔ اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا۔ والحمد للہ رب العٰلمین ◆

نور الختام رزقنا اللہ تعالیٰ حسنہ

الحمد للہ کہ کلام اپنے منتہےٰ کو پہنچا۔ اور دس آیتوں سو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہو کر پورا ہوا۔ اس رسالہ میں قصداً استیعاب نہ ہونے پر بھی رسالہ گواہی دے گا۔ کہ تیس سے زائد حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی جنکا شمار اُن سو میں نہ کیا۔ تعلیقات تو اصلاً تعداد میں نہ آئیں۔ اور یہیں اوّل میں بھی زیر آیات بہت حدیثیں مثبتِ مراد گزریں۔ انہیں بھی حساب سے زیادہ رکھا خصوصاً حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ اُمّت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اُمتوں سے بہتر اور افضل ہے۔ زیر آیت خامسہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور کی اُمّت سب اُمتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر اور حضور کے صحابہ

۱؎ انت تعلم ان ھذا من تمام حدیث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما تری وھو کذلک عند ابی نعیم فی طریق الی فلا ادری کیف جعلہ الامام القاضی فی الشفاء من قول راوی الحدیث سیدنا جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقرہ علیہ الشھاب فی النسیم ۲؎ حجاب مخلوق پر ہے خالق جل جلالہ حجاب سے پاک ہے۔ وہ اپنی غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے تبارک و تعالیٰ ۱۲ منہ ۳؎ شاید یہ معنی ہیں کہ عرش رحمٰن سے قریب واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

سب اصحاب سے بہتر۔ اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر وانما شرف المکان بالمکین (زیر آیت اولیٰ) حدیث علی مرتضیٰ۔ حدیث حبر الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا (ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث سلطان المفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قدر و عزت والا کسی کو نہ بنایا۔ (زیر آیت سابعہ) حدیث عالم القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا۔ (زیر آیت ثالثہ) کہ چھ حدیثیں تو نصوص جلیہ اور قابل ادخال جلوۂ اول تابش دوم تھیں۔ ان چھ کے یاد دلانے میں میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تابش چہارم میں روایت ہفتم سے روایت یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف و کاہن و منامات صادقہ کی گزریں۔ اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہوں تو ان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں۔ اور سو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں۔ و للہ الحمد۔

تنبیہ ۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت وجازت پر مبنی تھا۔ اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا۔ مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا۔ طرق و متابعات بلکہ کبھی شواہد مقاربۃ المعنی میں بھی ایک کا متن لکھا۔ بقیہ کا محض حوالہ دیا۔ اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میرے پیش نظر ہوتے جہاں اتفاق سے کلمات علماء کی حاجت دیکھی۔ وہاں تو غالباً مجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاط ہی پر قناعت کی۔ ہاں تخریج احادیث میں اکثر استکثار پر نظر رکھی۔ ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھیگا۔ کہ کتب علماء میں انہیں صرف ایک یا دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا۔ اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کئے۔ متون اسانید کی تصحیح و تحسین کی طرف جو توجہ ہے اس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص و تصریح ہے۔ لہٰذا مناسب کہ طالب سند و جویائے تفصیل کے لئے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسماء شمار ہوں جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے۔ اور اپنے صدف خیز نعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار ولآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے۔ الصحاح الستۃ لاسیما الصحیحین وجامع الترمذی وموطا مالک سنن الدارمی مشکوٰۃ المصابیح الترغیب والترہیب للامام الحافظ عبد العظیم زکی الدین المنذری الخصائص الکبرٰی لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی۔ ہو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر التقطت منہ مع زیادات فی التخاریج وغیرہا من تلقاء نظری او کتب آخری فانہ یجزیہ

الجزء الاول من کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم للامام الفہام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی۔ نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی۔ الجامع الصغیر للامام السیوطی۔ التیسیر شرح جامع الصغیر للعلامۃ عبدالرؤف المناوی۔ المواہب اللدنیہ والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی۔ شرح المواہب للعلامۃ الشمس محمد بن عبدالباقی الزرقانی۔ افضل القری لقراء ام القری المعروف بشرح الہمزیۃ للامام ابن حجر المکی۔ مفاتیح الغیب للامام الفخر محمد الرازی تکملتہا لتلمیذہ[1] الفاضل العلامہ الخوبی۔ معالم التنزیل للامام محی السنۃ البغوی۔ مدارک التنزیل للامام العلامۃ النسفی وربما اخذت شیئا او اشیاء عن المنہاج للامام العلام ابی ذکریا النووی وارشاد الساری للامام احمد القسطلانی والبیضاوی والجلالین والاحیاء والمدخل لمحمد العبدری والمدارج واشعۃ اللمعات للمولی الدہلوی ومطالع المسرات للعلامۃ الفاسی وشفاء السقام للامام المحقق الاجل السبکی۔ والعلل المتناہیۃ للعلامۃ الشمس ابی الفرج ابن الجوزی ولم آخذ عنہا الا تخریجا واحد الحدیث ورسالۃ المولد لہ۔ والحلیۃ شرح المنیۃ للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج الحلبی وشرح الشفاء للفاضل علی القاری رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین الی غیر ذلک مما منح المولی سبحنہ وتعالی
پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں اُن کے غیر مظنّہ سے اخذ کیں کہ اگر ناظر مجرد و مستقر لے سلطان پر قناعت کرے ہرگز نہ پائے۔ لہذا متجسس کو تثبت و امعان نظر درکار والحمد للہ العزیز الغفار۔

یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم۔ اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے مبیضہ ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین مولی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنی سے ماثور اور سب میں پچھلی حدیث بھی اسی جناب ولایت مآب سے مذکور۔ امید ہے کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی اللہ تعالی عنہ کے صدقہ میں حضور پُرنور عفو[2] غفور جواد کریم رؤف رحیم صفوح زلّات مقیل عثرات مصحح حسنات عظیم الہبات سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کی بارگاہ بیکس پناہ میں شرف قبول پائے۔ اور حق تبارک وتعالی کاتب ووسائل ووسط سوال وعامہ مؤمنین کو دارین میں اس سے اور فقیر کی سب تصانیف سے نفع پہنچائے۔ انہ ولی ذلک والقدیر علیہ والخیر کلہ لدیہ بیدیہ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ سبحنک اللہم و

بحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک والحمد للہ رب العلمین

---

[1] علی ما فی التیسیر والکشف ولی فیہ تامل ۱۲ منہ [2] عفو وغفور حضور کے اسماء طیبہ سے ہیں کما فی المواہب واستشہد لہ الزرقانی بما فی التوراۃ ولکن یعفو ویغفر ۱۲ البخاری ۱۲ منہ غفرلہ وعفی عنہ۔

الحمد للہ بشارتِ جلیلہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ وزاد مالک یراھا الرجل المسلم او تری لہ ولاحمد وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان و صححاہ عن ام کرز ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بسند صحیح ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ یعنی نبوت گئی۔ اب میرے بعد نبوت نہیں۔ ہاں بشارتیں باقی ہیں۔ اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے۔ یا اس کیلئے دکھایا جائے

الحمد للہ اس رسالہ کے زمانۂ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں چند وہابی آئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت مطلقہ میں بحث کرنے لگے مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کر دیا۔ کہ خائب و خاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا۔ (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے۔ دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے۔ اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا۔ کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خوک اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا۔ جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا۔ اس کی ماں نے اُسے

دُور کر روکا۔ اور غالبًا اُس کے مُنہ پر تپانچہ مارا۔ بہرحال اُسے سختی کیساتھ جھڑکا۔ اور ان وہابیہ کیطرف اشارہ کرکے بولی۔ دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اِس شخص سے جیتے نہیں۔ تُو اِس پر کیا حملہ کریگا۔ یہ کہکر وہ سو رہا اور اُس کا بچہ دونو اس ہندو کنوئیں کیطرف بھاگتے چلے گئے۔ والحمد للہ رب العٰلمین ۝ اس خواب سے مصنف نے بعونہ تعالےٰ قبولِ رسالہ پر استدلال کیا۔ والحمد للہ

الحمد للہ بشارتِ اعظم

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں۔ اور بہت دبیز بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے۔ میں اُسے روشن کرنا چاہتا ہوں۔ دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں۔ وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں۔ اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ واللہ العظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہوگئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے حضور پُر نور ملجائے بیکساں مولائے دل وجاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس سگِ بارگاہ کے پاس تشریف لائے۔ اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو۔ اور بکمالِ رحمت ارشاد فرمایا۔ پھونک مار۔ اللہ روشن کردیگا۔ مصنف نے پھونکا۔ وہ نورِ عظیم پیدا ہوا۔ کہ سارا دالان اُجالا ہوگیا۔ والحمد للہ رب العٰلمین